

نگران اعلیٰ حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ

# ترجمان اسلام

ہفت روزہ

لاہور  
۶۷-۶۲-۱۱

۲۰  
۶  
مفتی

ہارے گی خونیں تلوار  
جیتے گا دل آراہل

”ہل آبادی کی علامت ہے  
جبکہ تلوار ہلاکت کی“

مفتی محمود مدظلہ



منڈی حاصل پور میں لذیز و صحت بخش کھانوں کا مرکز

## شاہ ہوٹلے

عمدہ چائے، خوش ذائقہ مٹھائیوں، لذیذ کھانوں کے لیے ہماری خدمات حاصل کریں  
نیز پارٹی آرڈر پر بھی لذیذ کھانے و مٹھائیاں تیار کیے جاتے ہیں، آڈالٹش شرط ہے

پروپرائیٹر: سید نہال الدین نصیر الدین مین بازار منڈی محل پور بہاولپور

زمیندار و کاروباری حضرات  
کے لیے:

## خوشخبری

ہماری زرعی اجناس گڑ، شکر، دیسی کھانڈ،  
گندم، مونگی وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے غلط خواہ  
انتظام کیا گیا ہے تاکہ لین دین میں انہیں تکلیف نہ ہو  
میں خدمت کا موقع دیکھ کر فرمائیں۔

چوہدری نثار احمد کمیشن ایجنٹس غلام منڈی  
حاصل پور ضلع بہاولپور - فون ۳۳

بہاول پور ڈویژن کے کاروباری  
زمیندار حضرات

## زرعی اجناس

کی خرید و فروخت کے سلسلے میں ہماری  
خدمات سے استفادہ حاصل کریں، گڑ،  
شکر، دیسی کھانڈ، مونگ پھلی، گندم کی  
با اصول خرید و فروخت کے لیے تشریف لائیں

چوہدری شاہ محمد انید کمیشن ایجنٹس غلام منڈی

زمیندار و کاروباری حضرات اس  
پریشانی کا شکار ہیں کہ زرعی اجناس  
کی خرید و فروخت میں ہیں بڑی قیمت کا  
سامنا کرنا پڑتا ہے۔!

## پریشان نہ ہوں!

گڑ، شکر، دیسی کھانڈ، مونگ پھلی، جو  
گندم کی جب بھی ضرورت پیش آئے تو  
ہماری خدمات حاصل کریں

خالد اینڈ کمپنی کمیشن ایجنٹس  
غلام منڈی حاصل پور - فون ۵۵، ۵۶، ۵۷

## دیسی ادویات کا مرکز

ہمارے ہاں ہر قسم کی

سر بند پٹنٹ دیسی ادویات

دستیاب ہیں۔ نیز

نسخہ جات بڑے احتیاط

سے تیار کیے جاتے ہیں۔

طاہر دواخانہ ریکورڈ صاق آباد

آمریت کے خاتمہ، ظلم و تشدد سے چھٹکارا، اسلامی نظام کے نفاذ

اور جمہوریت کی بحالی کے لیے پاکستان قومی اتحاد کے نامزد امیدوار

مولانا محمد شریف وٹو

امیدوار قومی اسمبلی منچن آباد کو کامیاب کرائیں۔

محمد حسین ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام منچن آباد -

## امن کے پرچارک تشدد کی راہ پر

پاکستان قومی اتحاد کی روز افزوں مقبولیت اور قافلہ جمہوریت کے بحر ناپید کنار میں عوام کی شمولیت نے پیپلز پارٹی کے رہنماؤں اور نام نہاد کارکنوں کو اس قدر مضطرب و پریشان کر دیا ہے کہ وہ اب اچھے مہتمکندوں، بدولانہ حملوں اور نہایت ہی سفلی حرکتوں پر اتر آئے ہیں۔ انڈون سندھ دھونس، دھاندلی، اور اغواء و حرب و ضرب کے راستوں سے ایک ملکڑی کو بلا مقابلہ کامیاب کرانے کے سرکاری اہلکار کے بعد موجودہ حکمرانوں نے حسب روایت اپنے غلط اندازوں پر پھر دوسرے اور اپنے بزدل کارکنوں پر اعتماد کرتے ہوئے یہ سمجھ لیا تھا کہ اب پیپلز پارٹی کے اقتدار کا سوچ گچ گرنے لگے ہے۔ بج جائے گا اور اتحاد کے بہادر کارکن اور جیلے رہنما میدان سے مہٹ جائیں گے۔ انہیں یہ معلوم ہی نہ تھا کہ اس نوع کی اوجھی حرکتیں ان کے ناپائیدار اقتدار کے دن مزید کم کر دیں گی اور پورے ملک میں ان کی رسوائی اور بدنامی کا چرچا عام ہو جائیگا۔ قومی اتحاد کی جانب سے بلوچستان میں انتخابات کے التوا کے مطالبے اور بالآخر ہائی کلاس سے بگڑا ہوا اقتدار اس خوش فہمی میں مبتلا رہے کہ بس ہم نے سندھ اور بلوچستان تو فتح کر لیا ہے، پنجاب اور سرحدیں اس قسم کی کارروائیوں کے نتیجے میں کامیاب ہو کر اپنے اقتدار کے سنگھاسن کو ڈولنے سے بچ لیں گے۔ انہیں خبر ہی نہیں تھی کہ دفعہ ۴۴ اور سیاسی سرگرمیوں کے تعطل کے زیر سایہ سویا ہوا شرجب جاگے گا تو ان کا خواب خور حرام کر دے گا۔

اپنے پہلے غلط اندازوں کے علاوہ ارباب اقتدار نے نیا غلط اندازہ یہ کیا کہ قومی اتحاد کے کارکنوں پر ہر قسم کا تشدد کیا جائے بلکہ اب تو بلیک دہل حکمران پارٹی کے ذمہ دار افراد کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ: قاید عوام کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو چھوڑا د جائے!

کراچی کے جلسہ عام میں اس اعلان کے بعد اب ملک بھر سے حکمران پارٹی کی طرف سے جارحیت اور غنڈہ گردی کی خبریں آرہی ہیں۔ کراچی ہی میں پیرزادہ عیدالحفیظ صاحب کی ہدایت پر اس حلقے سے اپنے حریف مولانا محمد زکریا کی قیادت میں چلنے والے کارکنوں کے جلسوں کے ساتھ جو کچھ کیا گیا ہے، اس کا ایک گوشہ اخبارات میں آچکا ہے۔ ڈرگ کالونی میں قومی اتحاد کے دفتر پر کرائے کے برآمدی غنڈوں نے حملہ کیا۔ گولیاں چلائیں، سامان جلایا اور دفتر کو آگ لگا دی۔ قومی اتحاد کے امیدواروں مولانا محمد زکریا اور ڈاکٹر طہمین اختر کو نیتے کارکنوں نے اپنے گھر سے پھیلے کر مسیح غنڈوں کے حملہ سے بچایا، نتیجتاً بہت سے کارکن زخمی ہو گئے۔ جن میں تین کارکنوں کی حالت نازک بیان کی جا رہی ہے۔

ان کارستانیوں کے باوجود وزیراعظم اور ان کے عین دیار مسلسل پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ قومی اتحاد کی طرف سے شائستہ زبان استعمال نہیں کی جا رہی۔ جبکہ خود وزیراعظم ایسا ذمہ دار شخص اپوزیشن رہنماؤں کے خلاف سو قیاد زبان استعمال کر رہے ہیں۔ کراچی کے جلسہ میں تو وزیراعظم موصوف نے اپنی عادت کے مطابق قومی اتحاد کے رہنماؤں کو کھلی گالی دینے سے بھی گریز نہیں کیا ہے۔

سچی مجھ سے بیگتے ہیں کہ رکھ نیچ نظر اپنی!

کوئی ان سے نہیں کتا نہ نکلویں عیاں ہو کر!

۶ فردوسی کو لاہور میں قومی اتحاد کے رہنما شیر زمان خان کی قیادت میں نکلنے والے عظیم الشان جلوس کی راہ میں بھی پیپلز پارٹی کے غنڈوں نے آڑے آنے کی کوشش کی، مگر جب قوم، اتحاد کے کارکنوں نے لاکڑا تو

منہ



جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۶

جمعہ المبارک ۱۱ فروری ۱۹۷۷ء ۲۱ صفر

سرپرست  
مولانا عبدالمجید انور  
مدیر

اکرام لہستانی

مدیر

عمیر الباشی

کتاب اشتراک

سالانہ

۲۵ روپے

ششماہی

۲۳ روپے

سہ ماہی — ۱۱/۵۰ روپے

فی پرچہ

ایک روپیہ

بکے مطبوعات

مکتبہ علامہ اسلام پاکستان

پریس پرسیس میں چھپا اور مولانا عبدالمجید انور نے شیراز سے شائع کیا

## سلسلہ تعارف

# امیداران قومی صوبائی اسمبلی پاکستان قومی اتحاد

### میاں سراج احمد دین پوری

میاں سراج احمد دین پوری برائے قومی اسمبلی رجم یاران  
ابن لے ۱۴۸ (جو کہ خان پور شہر اور چکوک و مضافات  
پر مشتمل ہے) پاکستان قومی اتحاد کے نامزد امیدوار ہیں  
میاں صاحب جمعیت کے فعال کارکن ہیں۔ اور اپنے  
حلقہ میں انتہائی معروف شخصیت ہیں، کیونکہ ان کا  
تعلق خان پور کے مشہور تاریخی قصبہ دین پور شریف  
کے اس خاندان سے ہے جو نہ صرف پاکستان  
بلکہ دوسرے ممالک میں بھی علم و حکمت اور سیاسی  
فراست کی وجہ سے عزت و تکریم سے دیکھا جاتا ہے  
میاں سراج احمد دین پوری، پیر طہققت حضرت مولانا  
شیخ عبدالہادی مظاہر کے فرزند ارجمند ہیں۔

میاں سراج احمد صاحب کو اعزاز حاصل ہے  
کہ وہ دین پور کے رہنے والے جو ایک ایسا معروف  
قصبہ ہے کہ قیام پاکستان سے قبل تحریک آزادی کا  
مرکز رہا۔ میاں صاحب نے ایک ایسے حلقہ میں  
انکس کوئی جو علم و حکمت کا گوارہ ہونے کے علاوہ تحریک  
آزادی کا سرخیل تھا جس کا مقصد صرف سامراج کے  
چیلنے سے نہایت دلانا تھا۔ اور ملکا راگدین حکمرانوں  
کو ملک سے مار بیگانہ تھا۔ یہاں حضرت عبید اللہ  
سندھی کے قیام کی وجہ سے بھی اس علاقہ کو خاص

اہمیت حاصل ہے۔ اور حضرت سندھی کا مزار بھی  
یہیں واقع ہے۔ دین پور تحریک ریشمی خطوط کا اہم مرکز  
رہا ہے۔ میاں سراج احمد کے خاندان کے بزرگوں کو  
اس تحریک میں حصہ لینے کی وجہ سے زیرِ براست  
رکھا گیا تھا۔

میاں سراج احمد دین پوری نے علوم دینیہ کی تکمیل

لاہور سے امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ دوران  
تعلیم ہر سیاسی تحریک میں پیش پیش رہے۔ ایوب خانی  
آمریت کے خلاف ۱۹۶۴ء میں محترمہ فاطمہ جناح کے  
ہوا کر اچی سے لاہور اور جلمہ تک انتخابی دورہ میں شریک  
رہے۔

ایوب آمریت کے خلاف تحریک ہوا تحریک  
بجائی جمہوریت، تحریک تحفظ ختم نبوت، یا بھٹو حکومت  
کے خلاف کوئی لکچریشن سب میں پیش پیش رہے۔  
چودھری صاحب نوجوان، فعال اور مستعد قوم کے انسان  
ہیں۔ ان کا مقابلہ حکمران جماعت کے حامد کمال ڈاہر  
اور پیپلز پارٹی کے باغی آزاد امیدوار چودھری سکیم اللہ سے  
ہے۔ چودھری انور صاحب، میاں سراج احمد دین پوری  
سے مل کر الیکشن میں ہم معرفت ہیں۔

### سید عبدالشارہدانی ایم اے ایل بی

سید عبدالشارہدانی پاکستان قومی اتحاد  
کے نامزد امیدوار ہیں۔ ان کا حلقہ پی پی ۲۳ بہاولپور  
خیبر پور ٹائیوال، حلقہ چکوک پر مشتمل ہے۔ اس علاقہ  
میں جمیۃ علماء اسلام کی اکثریت ہے جسکی وجہ سے  
جمیۃ علماء اسلام کے نوجوان، فعال و مستعد وکیل  
عبدالشارہدانی کو ٹکٹ دیا گیا ہے۔

سید عبدالشارہدانی خیبر پور ٹائیوال کے مشہور  
اور علم و حکمت کے گوارہ خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔  
گرمیوں، حول و ہوا، صبا و صبح کی وجہ سے اجتہاد سے  
بزرگان دین سے تعلق رکھتے، ابتدائی تعلیم اپنے حلقہ ہی  
سے حاصل کی۔ بعد ازاں، بہاولپور، صادق لکھنوی کالج

حضرت عبید اللہ سندھی، حضرت احمد علی  
لاہوری، حضرت عبداللہ درخو استی مذہب نے کی۔  
اور ان بزرگوں کی سیاسی و دینی بصیرت سے بہرہ  
ور ہوئے۔ میاں صاحب نہایت فعال قسم کے آدمی  
ہیں۔ دینی علوم کے علاوہ حضرت عبید اللہ سندھی  
کے امر پر الیت اے ایک تعلیم حاصل کی، تاکہ حکم کی  
مدتک اس سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔

میاں صاحب اپنی اطالیں ایک زمین خود کاشت  
کرتے ہیں، لیکن ان کا قومی اسمبلی میں مقابلہ ایک بہت  
بڑے جاگیر دار مخدوم عبید اللہ دین سے ہے۔ جو کہ الوبی  
دور میں صوبائی وزیر آبپاشی بھی رہ چکا ہے۔ اور مکران  
پارٹی کی طرف سے نامزد ہے۔

میاں سراج احمد صاحب نے تحریک تحفظ ختم  
نبوت، تحریک بجائی جمہوریت میں بھر پور حصہ لیا۔  
آپ جمعیت علماء اسلام کے اہم رکن ہونے کی  
وجہ سے اکابرین جمیۃ کے حکم پر قومی اسمبلی کا انتخاب  
لڑ رہے، میاں صاحب نے انتخابی مہم بڑے زور و  
شور سے شروع کر رکھی ہے۔ جمیۃ علماء اسلام کے  
فعال کارکن، قومی اتحاد کے دوسرے کارکنوں کے  
ہوا کر میاں صاحب کے لیے کام میں مصروف ہیں۔

### چوہدری محمد انور صاحب

برائے صوبائی اسمبلی حلقہ نمبر ۲۵ تحصیل خان پور  
سے پاکستان قومی اتحاد کے نامزد امیدوار چوہدری  
محمد انور ہیں۔  
چوہدری صاحب نے گریجویشن فارمن کر چھیا کالج



میں داخل ہو گئے۔ اور انٹر میڈیٹ کے طالب علم ہوتے ہوئے بھی جمعیت علماء اسلام کی باقاعدہ رکنیت اختیار کی جس کی وجہ سے ابتدا ہی سے سیاسی شعور میں بچپنی آئی گئی۔

۱۹۶۹ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اردو کا امتحان پاس کیا، لیکن آزاد طبیعت کی وجہ سے ملازمت کی طرف طبیعت مائل نہ ہوئی۔ ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کر کے سیاست کے پُر خاں راجستھن پرنسپل بن گئے۔ تحصیل حاصل پور میں جمعیت علماء اسلام کو نہایت محنت سے سرگرمی سے منظم و متحرک کیا۔ ہمدانی صاحب ۱۹۷۱ء تا ۱۹۷۹ء جمعیت علماء اسلام بہاولپور کے جنرل سیکرٹری رہے۔ اور

۱۹۷۱ء سے اب تک جمعیت علماء اسلام پنجاب کی مجلس عاملہ کے رکن رہے۔

سید ہمدانی صاحب کو ایک خصوصی اہمیت حاصل ہوئی کہ ستمبر ۱۹۷۵ء میں قائد جمعیت مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود علی پرائیویٹ سیکرٹری رہنے کی سعادت نصیب ہوئی اور سیاست کے اسرار و رموز اور پیچیدہ گتھیوں کو سلجھانے کے طریق اور قریب سے دیکھا۔ انہی قایدين کے حکم پر پاکستان قومی اتحاد کے ٹکٹ پر صوبائی اسمبلی کا انتخاب لڑ رہے ہیں اور پاکستان قومی اتحاد کے دور رس کارکنوں سے مل کر انتخابی مہم میں سرگرم عمل ہیں۔

حضرت مولانا اجمل خان صاحب نے پرجوش انداز میں، فوجوں کی گونج میں فرمایا کہ ملک کی قسمت کو بدلنے کے لیے آنے والے انتخابات میں آپ نے اپنی قیمتی نکت کو صحیح غامضوں کے تحت میں استعمال کرنا ہے۔

آپ نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ آپ نے جس مقصد کے لیے بے باقرانیاں دے کر ملک حاصل کیا تھا کہ اسلام اس ملک کا نظام ہوگا۔ رسول اللہ کی شریعت نافذ ہوگی، مگر افسوس صد افسوس کہ پچیس سال کا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی ملک میں اسلام کو نافذ نہ کیا۔ بلکہ صرف اسلام آباد بنانے پر ہی اکتفا کیا مولانا عوام پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ خوش قسمت

ہیں کہ آپ کے حلقے سے پاکستان قومی اتحاد کو جس شخصیت کو مزید کیا ہے ان کی شرافت کے ان کے مخالفین بھی قائل ہیں جس کے والد گرامی نے نصف صدی تک زندہ دلاں لاہور کے شہر میں توحید کے احکام کو بلند کیا۔!

آپ تمام حضرات اپنے حلقے سے حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب کو کامیاب کر کے اسلام دوستی کا ثبوت دیں۔

مولانا اجمل نے فرمایا کہ پاکستان قومی اتحاد کے جہاں کہیں بھی نمائندے ہیں ان کو کامیاب بنائیں۔ اس اجلاس سے ملک کا صدر فواز، جاوید شہزی، نذیر احمد سیال نے خطاب کیا اور سید سلمان گیلانی نے تقیہ پر ہمیں۔ آخر میں حضرت نے مختصر سا خطاب فرمایا اور دعا فرمائی اور جلسہ اختتام پیر ہوا۔ نماز فجر کے بعد آسٹریلیا میڈنگ کے پاس دفتر کا افتتاح کیا۔

اس اجلاس سے مولانا عبدالرشید صاحب نے خطاب کیا اور انہی جذبات کا اظہار کیا اور آخر میں آپ نے عوام کی طرف سے حضرت مولانا عبید اللہ انور کو کھل کر دین کا یقین دلایا۔

فتح محمد روڈ نزد لاہور ہٹ

ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں تقریر کرتے ہوئے

## صاحب ثروت امیدواران قومی صوبائی اسمبلی توجہ فرمائیں

قومی اسمبلی کے ہر صاحب ثروت امیدوار یا پنج صد روپے اور صوبائی اسمبلی کے امیدوار تین صد روپے جمعیت کے

## الیکشن فنڈز

کے لیے مرحمت فرما کر دینی حمایت کا ثبوت دیں۔ الیکشن مہم چلانے کیلئے اسکی اشد ضرورت ہے۔ (مولانا محمد شریف و گزنا بی بی مرکز جمعیت علماء اسلام چک

رنگ محل۔ لاہور

## حلقہ نمبر ۶ لاہور کے امیدوار مولانا عبید اللہ انور غلطی کی انتخابی سرگرمیاں

رپورٹنگ۔ صاحبزادہ میاں عبدالرحمن غلطی کی

بوزجمعہ حلقہ کرشننگلی میونسپل روڈ لاہور میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں علاقہ کے ممتاز شہری علماء اور مزدوروں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس اجلاس میں حضرت مولانا حمید الرحمن صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک سے آمریت کے خاتمے کا واحد علاج یہ ہے کہ آنے والے انتخابات میں نیک اور صحیح غامضوں کو منتخب کریں۔ جو کہ اسلام کے لیے ملک و ملت کے لیے کام کر سکیں۔ مولانا نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ برسر اقتدار طبقہ ملک میں جو کچھ کر رہا ہے یا کیا ہے وہ تمام پر عبور ہے۔ آج ملک میں ہنگامی فرقہ پر ہے، عیاشی کے بانار گرم ہیں شریعت انسان کا دشمن و دشوار ہے، شرافت کا جنازہ بکلا چکا ہے، بے حیائی کا دور دورہ ہے اور حکومت ان تمام برائیوں کی کھل کر حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔

لہذا آپ تمام حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ آپ حلقہ نمبر ۶ سے قومی اتحاد کے امیدوار حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب کو کامیاب کر کے ایک جمعی کا ثبوت دیں۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

# مصر ہنگاموں کی معاشی اویسیا پس منظر

## ایک جائزہ

گذشتہ پچھترہ مہرہ میں مظاہروں نے بلوڈوں اور فسادات کی شکل اختیار کی۔ حکومت کے خلاف ہونے والے ان مظاہروں میں کروڑوں مصری پولیڈ کی جان لیوا تباہ ہو گئیں۔ عمارتوں اور پٹرول پمپوں کو آگ لگا دی گئی پرانے ٹائمر اور کاٹھ کباڑ جمع کر کے سڑکوں کے چپوں پر آگ کے الاؤ دھکائے گئے۔ تھانوں کو آگ لگا کر تباہ کر دیا گیا۔ پولیس اور مظاہرین کے درمیان بھڑپوں میں آٹمی سے زیادہ آدمی مارے گئے اور تادم تحریر آنے والی خبروں کے مطابق دو مہرہ سے زیادہ افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں جن پر ایسے الزامات کے تحت مقدمے چلائیں جائیں گے کہ جن کی سزا موت بھی ہو سکتی ہے۔

ان مظاہروں کی شدت کا اندازہ مظاہرین پر لگائے جانے والے بغاوت کے الزامات کے علاوہ اس حقیقت سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ مظاہرین نے ریل کی پٹریوں پر رکاوٹیں بکھری کر کے اور انہیں اکھاڑ کر قاہرہ کو باقی ملک سے کاٹ دیا تھا۔ قاہرہ ایروپورٹ کے حکام نے ہوائی جہازوں کی پروازیں کم کر دی تھیں اور اس صورت حال سے غصے کے لئے حکومت کو فوج بلانی پڑی اور ملک کے تمام بڑے اور صنعتی شہروں پر کرفیو لگایا گیا۔ کرفیو اور آمد رفت میں خلل کی وجہ سے قاہرہ اور دوسرے بڑے شہروں میں اشیاء خورد و نوش کی قلت پڑ گئی اور گراں فروشوں کی بن آئی خبر رساں ایجنسیوں کی اطلاعات کے مطابق یروں پر مظاہرے صد سادات کی حکومت کی طرف سے اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کے اعلان کے خلاف ہوئے۔

مصرین کے لئے یہ مظاہرے قطعی غیر متوقع نہیں تھے۔ گذشتہ کئی سال سے مصری معیشت جس طرح انحطاط کا شکار ہو رہی تھی۔ اور قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا

تھا۔ اس کے نتیجے میں وقتاً فوقتاً مختلف شہروں میں چھوٹے بڑے مظاہرے ہوتے رہے ہیں۔ ہنگامی کے خلاف اس عام بے چینی کو سادات حکومت کی طرف سے قیمتوں میں اضافے کے اعلان نے اور بڑھا دیا اور اسے پورے ملک تک پھیلا دیا۔ لیکن اس اعلان کا جتنا شدید رد عمل ہوا ہے۔ وہ مصری حکومت اور بیرونی مہرہ بھی کے اندازوں سے بڑھ کر ہے غالباً اس غیر متوقع شدید رد عمل کی وجہ سے مصری حکومت نے گرفتاریوں کا اتنا بڑا سلسلہ شروع کیا ہے اور مظاہرین پر حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کرنے کا الزام لگایا ہے۔ یاد رہے مصر میں حکومت کے خلاف بغاوت کرنے یا سازش کرنے والوں کو موت کی سزا دی جاسکتی ہے۔

مصر کے ان حالیہ ہنگاموں میں کارفرما سماجی و معاشی عوامل اور ان کے پس منظر کو سمجھنے کے لئے ہمیں ذرا ماضی میں جانا پڑے گا تاکہ ہم ان مظاہروں کی نوعیت اور مضمرات کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔

صد سادات کی حکومت اس انقلابی حکومت کی جانشین ہے جو صد ناصر کی قیادت میں فاروق شاہی کی جاگیر دارانہ اور سامراج نواز حکومت کا تختہ الٹ کر ۲۳ جولائی ۱۹۵۲ء میں برسرِ اقتدار آئی تھی۔ کرنل جمال عبدالناصر کی قیادت میں برسرِ اقتدار آنے والی اس حکومت نے اقتدار سنبھالنے کے فوراً بعد مصر کو ایک جدید ترقی یافتہ مملکت بنانے کا اعلان کیا۔ صد ناصر نے اپنے دورِ اقتدار کے ابتدائی برسوں میں ہی دور رس سماجی و معاشی اصلاحات کیں تاکہ پرانے جاگیر کی نظام کو ختم کر کے ملک کو ترقی اور خوشحالی کی راہ پر آگے بڑھا کر عوام کی حالت بہتر بنائی جاسکے۔

لیکن اس مقصد کے حصول کے لئے ضروری تھا کہ جاگیر داروں بڑے زمینداروں اور امرا کو ملک کی سیاسی اور سماجی زندگی میں بے اثر بنا دیا جائے اس کے لئے صد ناصر کی حکومت نے صنعتوں کارخانوں کے انتظام اور انہیں چلانے کے کام میں مزدوروں کو شریک کیا۔ کسانوں میں زمینیں تقسیم کر کے ان کی معاشی خوشحالی کو یقینی بنایا اور ملک کی معاشی خود مختاری اور بیرونی معاشی تسلط سے نجات کے لئے تمام غیر ملکی سرمائے کو قومی ملکیت میں لایا گیا اور ملک کی تیز رفتار ترقی کے لئے معاش کا ایک موثر ریاستی شعبہ قائم کیا گیا۔ ان اصلاحات کو مستحکم کرنے اور انہیں مزید آگے بڑھانے کے لئے ایک طرف تو سامراج نواز استعماری طبقوں ملک کی سیاسی زندگی سے بے دخل کیا گیا۔ اور دوسری طرف مزدوروں کسانوں دانشوروں فوجی سپاہیوں وطن دوست قومی بورژوازی کو ملکی سیاست میں آگے لایا گیا اور ان وطن دوست انقلابی طبقوں پر مشتمل ملک کی واحد سیاسی جماعت عرب سوشلسٹ قائم کی گئی۔

صد ناصر کی ان داخلی پالیسیوں کا عکس ان خارجی پالیسیوں پر بھی پڑا۔ اور مصر رفتہ رفتہ سرمایہ داری مغرب سے دور ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ ۱۹۵۶ء میں مصر کی جانب سے نہرو سیز کو قومی ملکیت میں لینے کے اعلان پر جب امریکہ کی مدد سے اسرائیل، برطانیہ اور فرانس نے مل کر مصر کے خلاف جارحانہ فوجی کی تو اس وقت روس اور دوسرے سوشلسٹ ملکوں نے مصر کا ساتھ دیا۔ اور اس سے مصر اور دوسرے سوشلسٹ ملک قریب آ گئے۔ اور اسی قدر ملکوں نے مصر دور ہوتا گیا۔ صد ناصر کو اپنے ان

کے پورے عرصے میں داخلی اور بیرونی رجعت پرستی کے سخت دباؤ، مزاحمت اور غریب کاری کا مسلسل سامنا کرنا پڑا۔ یہاں تک کہ ان رجعت پرست قوتوں نے ۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ کے وقت صدر ناصر کی مقبولیت اور اثر کو ختم کرنے کے لئے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اسرائیلی جارحیت کے سامنے مہر کو بے بس بنا کر رکھ دیا۔ لیکن اس غدارانہ اقدام کے ذریعہ صدر ناصر کو اقتدار سے ہٹانے کی رجعت پرستانہ اور وطن دشمن آرزو پوری نہیں ہوئی۔

۱۹۷۱ء میں دینائے عرب کا یہ عظیم فتنہ جال ناصر موت کی آغوش میں ہمیشہ کے لئے سو گیا۔ اور جناب انوار السادات ان کے جانشین مقرر ہوئے۔ جناب سادات کو اقتدار کے ساتھ جو مسائل درپے ہوئے تھے ان کی نوعیت سیاسی بھی تھی، معاشی اور فوجی بھی انہیں جہاں صدر ناصر کی حاصل کی ہوئی کامیابیوں کو مستحکم کرنا اور انہیں آگے بڑھانا تھا۔ وہاں ان دشواریوں پر بھی قابو پانا تھا جو اسرائیلی جارحیت سے پیدا ہوئی تھیں۔ ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے صدر سادات نے ایک نئی پالیسی اختیار کی۔ جسے انہوں نے ”کھلے دروازوں“ کی پالیسی کا نام دیا۔ انہی اس پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس پالیسی کا مقصد ”درآمدی سوشلسٹ“ سے چھٹکارا پانے اور ”یک طرفہ“ خارجہ پالیسی یعنی صرف سوشلسٹ ملکوں سے تعاون کی حکمت عملی ترک کر کے مغربی ملکوں کے ساتھ تعاون کو فروغ دینا اور ملکی معیشت میں ریاستی شعبے کی ترقی پر زور دینے کی بجائے نجی شعبے کو فروغ دینا اور غیر ملکی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔

صدر سادات کی اس کھلے دروازوں کی پالیسی کو ان لوگوں کی حمایت موصول تھی جو ملک میں نجی شعبے اور سرمایہ دارانہ ارتقاء اور مغربی ملکوں کے ساتھ قریبی تعاون کے حق میں تھے۔ تاہم حکمران جماعت عرب سوشلسٹ یونین کا بایاں بازو اس پالیسی کو مضرت سمجھتا تھا اس بایں بازو کی متوقع مزاحمت کو روکنے کے لئے نائب صدر علی صابری اور ان کے مامیوں کو گرفتار کرنا پڑا۔ ان گرفتاریوں سے یہ فائدہ ہوا کہ صدر سادات آسانی کے ساتھ اپنی نئی پالیسی پر عمل درآمد کرنے لگے۔

صدر سادات کی نئی پالیسی پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار الاہرام نے لکھا تھا کہ اس پالیسی سے سرمایہ دارانہ فائدہ حاصل کرنے والے ہیں جن کی بنیاد پر وہ انقلاب سے پہلے کی طرح ایک حکمران طبقہ بن جائیگا۔ اگر اس تبصرے اور ایسے ہی دوسرے تبصروں کے تنقیدی لیے نے صدر سادات کو مجبور کیا کہ وہ صدر ناصر کے قریبی دوست حسنین میکیل کو الاہرام کو مدبری سے علیحدہ کریں۔ اور ان کی جگہ امین برادران کو جنہیں صدر ناصر نے امریکی سی آئی اے کے لئے کام کرنے کے جرم میں سزا دی تھی۔ الاہرام اور الاخبار جیسے بااثر اخباروں کے مدیر بنادیں۔ ان دونوں بھائیوں نے الاہرام اور الاخبار کی ادارت سنبھالنے کے بعد صدر ناصر کی کردار کشی کی ایک بڑی چم شروع کی اور روس کو مشرق وسطیٰ کے تنازعے کا ذمہ دار قرار دیا۔ تاکہ صدر ناصر کے افکار و روس کا اثر نئی مصری پالیسی کی راہ میں حزام نہ ہوں۔ یہ سمجھتے کہ صدر سادات کی کھلے دروازوں کی پالیسی کو مصری پورٹ دوازی اور بڑے زمینداروں کے علاوہ عوام کے ایک بڑے حصے کی حمایت موصول تھی۔ عوام کا یہ طبقہ سمجھتا تھا کہ صدر سادات کی نئی پالیسی ممکن ہے مصر کو ان معاشی مشکلات سے نکال لے جائے گی۔ جس میں وہ اسرائیل کی جارحیت اور مسلسل حالت جنگ کی وجہ سے چھنس گیا تھا۔

اپنی نئی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے صدر سادات نے ایسے تمام قوانین منسوخ کر دیئے۔ جن کے ذریعہ نجی سرمایہ اور بڑے سرمایہ داروں کی معاشی سرگرمیاں کو محدود کیا گیا تھا اور بیرونی اجارہ داریوں پر پابندی لگائی گئی تھی۔ ان قوانین کی تسخیر کے بعد نجی سرمایہ کاروں کو ملکی معیشت میں پھر سے سرگرم ہونے کی اجازت دے دی گئی اور بہت سی غیر ملکی اجارہ داریوں کو مصر میں سرمایہ لگانے اور منافع باہر لے جانے کی اجازت مل گئی۔ رفتہ رفتہ ریاستی شعبے میں بھی نجی شعبے کا عمل دخل بڑھ گیا اور سرمایہ داروں نے اس عوامی شعبے سے بھی دولت کمائی شروع کی اور جلد ہی بے اور پاشا تم کے اہرام کے ساتھ ساتھ نو دولتوں کا ایک نیا طبقہ تیزی کے ساتھ مصری سماج میں ابھرے لگا۔ ان بحال شدہ اہرام اور شے دولت مندوں نے جیسا کہ ان کا طریقہ ہوتا ہے۔ ذخیرہ اندوزی جو بازار کی

استگنگ اور سربازی کا کالا کاروبار شروع کیا یہاں تک کہ ایک مختصر عرصے میں وہ اتنے مقبوض ہو گئے ہیں کہ مصر کی سیاسی زندگی میں بھی ان کا عمل دخل بڑھ گیا اور انہوں نے اپنی سیاسی سرگرمیوں اور ملک کے اقتدار میں حصہ پانے کا قانون منظور کر دیا ہے۔ اس غرض سے ایک قانون کے ذریعہ صدر سادات نے مصر کی حکمران اور واحد سیاسی جماعت عرب سوشلسٹ یونین کو چار مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ ان میں سے ایک حصہ انہی مغرب نواز سرمایہ داروں اور سابق اہرام کا ترجمان ہے جو صدر سادات کے پارلیمانی گروپ کا حامی ہے۔ عرب سوشلسٹ یونین کی تقسیم سے قانون بردار بایں بازو کی جماعت اخوان المسلمون کو بھی پھر سے سرگرم ہونے کا موقع مل گیا ہے۔ اہرام سرمایہ داروں اور اخوان المسلمون کی بجائی میں امریکہ اور دوسرے مغربی ملکوں کے ساتھ مصر کے بڑھتے ہوئے روابط سے بھی مدد ملی۔

صدر سادات نے اس نئی پالیسی کے تحت امریکہ کے ایما پر دوسرے عرب ملکوں کو چھوڑ کر اکیس اسرائیل کے ساتھ سنیائی کا سمجھوتہ کیا اور امریکہ کو صحرائے سنیائی میں باسوسی اڈے قائم کرنے کی اجازت دے دی۔

ان تمام اقدامات سے صدر سادات کا مقصد یہ تھا کہ مختلف مغربی ملکوں امریکہ اور سعودی عرب نظر اور متحدہ عرب امارات سے مالی امداد حاصل ہو جائے گی اور تیزی کے ساتھ معاشی مشکلات پر قابو پایا جاسکے گا۔ چنانچہ اسی توقع پر گذشتہ سالوں میں صدر سادات نے بیرونی سرمایہ کاری کے تین سو منصوبوں کی منظوری دے دی تھی۔ مگر ابھی تک یہ توقعات پوری نہیں ہوئی ہیں۔ اور ان بیرونی ملکوں نے ان تین سو میں سے صرف تیس منصوبوں کے لئے امداد دی ہے۔ جس کی مجموعی مالیت ۹ کروڑ مہری پونڈ سے زیادہ نہیں ہے۔

اس مایوس کن صورت حال سے مجبور ہو کر انہوں نے گذشتہ دنوں اشاریہ ف کی قیمتوں میں اضافے کا اعلان کیا تھا۔ اس اعلان کے مطابق آٹے کی قیمت میں سو فیصد اور گھوٹ میں استعمال کی جانے والی گیس کی قیمت میں ۴۵ فیصد اضافے کی تجویز بھی شامل تھی۔ قیمتوں میں اضافے کے اعلان کی سب سے پہلے



تجزیہ منظور کرنے میں مدد ملی۔

# اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اکتیسواں اجلاس

## ایکے جائزہ

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اکتیسواں اجلاس گذشتہ دنوں ختم ہو گیا۔ اس اجلاس میں دنیا کے ۱۴۱ ملکوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس طرح اقوام متحدہ کے ۱۴۱ ملکوں کی تعداد میں گذشتہ سال کے مقابلہ میں ۱۴۱ ملکوں کا مزید اضافہ ہو گیا۔ ان ملکوں میں نو آزاد انگولا مغربی ساہو

اور سیشلز شامل ہیں۔ اس طرح دیکھا جائے تو اقوام متحدہ کے قیام سے اب تک اس کے ارکان کی تعداد میں تین گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر ہم کہہ سکتے ہیں کہ بین الاقوامی معاملات میں اقوام متحدہ کا کردار بڑھ گیا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سالانہ اجلاس مختلف عالمی معاملات میں بین الاقوامی برادری کے درمیان تعاون کو فروغ دینے میں بین الاقوامی کشیدگی کو کم کرنے اور عالمی امن کو استحکام بخشنے میں بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا حالیہ اجلاس ایک اہم عالمی واقعہ تھا۔ یہ اجلاس ایک ایسے موقع پر ہوا۔ جب بین الاقوامی کشیدگی میں مسلسل کمی آرہی ہے۔ اس عمل کو اس اجلاس نے مزید آگے بڑھایا ہے

دوسرے اجلاسوں کی طرح اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اس اجلاس میں بھی بین الاقوامی اہمیت کے حامل بہت سے سیاسی، معاشی اور تہذیبی مسائل پر غور کیا گیا۔ ان تمام مسائل میں سے تخفیفِ اسلحہ کے مسئلہ پر خصوصی توجہ دی گئی۔ اور روس اور دوسرے سوشلسٹ ملکوں کی جانب سے تخفیفِ اسلحہ کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ایک عالمی کانفرنس بلانے کی تجویز اتفاق رائے سے منظور کر لی گئی اور اس طرح اسلحہ کی دوزخ ختم کر کے بین الاقوامی معاملات میں طاقت کے استعمال سے گریز اور پرامن بقائے باہمی کے اصول پر عمل کرنے کے اصول کی ایک بار پھر حمایت کی گئی جس سے مسی مجوں ۱۹۷۸ میں تخفیفِ اسلحہ کے سوال پر غور کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا خصوصی اجلاس بلانے کی رومی

مزدوروں نے مخالفت کی اور مصر کی لیبر فیڈریشن نے ایک اخباری بیان میں اس اعلان کو واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ لیبر فیڈریشن کے اس بیان کی شامت کے بعد نائب صدر محمود سہل نے مزدور لیڈروں کو بلایا اور ان سے کہا کہ وہ اپنا بیان واپس لیں اور سرکاری اعلان کی حمایت کر کے حکومت کے ساتھ تعاون کریں اس طرح حکومت کے درمیان نمی اور زیادہ بری جس کی وجہ سے ملک میں ہونے والے پرامن مظاہرے، بلوڑوں کی صورت اختیار کر گئے جن سے نمٹنے کے لئے حکومت کو فوجی طاقت استعمال کرنی پڑی اور ملک میں بگامی حالات کا اعلان کرنا پڑا۔

**کیا ہو گا؟**

آپ جانتا چاہتے ہیں کہ انتخابات ہیں اور انتخابات کے بعد کیا ہو گا؟ پاکستان قومی اتحاد کے رہنما کیا چاہتے ہیں؟

ہی مولانا مفتی محمد، مولانا مفتی، مولانا مفتی، مولانا مفتی

نوابزادہ نصر اللہ خان، شاہ احمد نوری، مہاشی

رفیق احمد بھوہ اور محمد قومی رہنماؤں کے دلی راز کتب

**کیا ہو گا؟** میں ملاحظہ فرمائیے۔

فریدی، یک شال سے خط تو بد و طاعت طلب کیجئے

سینجھادارہ افکار آزاد ۵۵۱ اس منت مگر لاجو

**اعتذار**

انتخابی معروضات کے باعث گذشتہ ہفتہ سے پرچہ تاخیر سے شائع ہو رہا ہے

ایجنٹ حضرات اور قارئین کو راجد

فرامین۔

(ادارہ)

**چٹ پر سرخ نشان**

چند ہ ختم ہونے کی علامت

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کو حوالہ ضروری

اس اجلاس میں دنیا کے معاشی مسائل پر بھی توجہ دی گئی۔ اس مسئلہ پر بحث کے دوران یہ حقیقت واضح طور پر سامنے آئی کہ تیسری دنیا اور سوشلسٹ ملکوں کا موقف اس مسئلہ کے حل پر بڑی حد تک متاثر ہے۔ اس ضمن میں دیتاں نے ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ تاہم جیسا کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اکتیسواں اجلاس کی ۱۴۱ دادوں میں کہا گیا ہے اب بھی دنیا کے بہت سے ملک اور قومیں بیرونی جارحیت کا شکار ہیں اور تیسری دنیا کی معاشی خود مختاری کی جدوجہد کی راہ میں نسل پرستی، نسلی امتیاز، استعماریت اور نو استعماریت سب سے بڑی رکاوٹیں ہیں۔ یہی رکاوٹیں دراصل بین الاقوامی سلامتی اور امن کے لئے بھی خطرات ہیں۔

دیت نام امریکہ کی مخالفت کی وجہ سے اس سال بھی اقوام متحدہ کا رکن نہیں بن سکا۔ اور سینیگال کا ایک اہم ملک جو جنوب مشرقی ایشیا میں قیام امن کی کوششوں میں بڑا اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ایک قلیل عرصے میں جنوب مشرقی ایشیا کی صورت حال کو بہتر بنانے میں موثر کردار ادا کیا ہے۔

اس اجلاس میں مشرق وسطے کی صورت حال کو بہتر بنانے اور تنانے کے سیاسی تصفیے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس طرح جنوبی افریقہ اور بھارتیہ کی نسل پرست حکومتوں کی ظالمانہ پالیسیوں کی مذمت کی گئی اور اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ اور امریکہ کی شدید مخالفت کے باوجود ملی میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی مذمت کی گئی اس قرارداد کی امریکہ کی طرف سے مخالفت کی وجہ سمجھ میں آنے والی بات ہے۔ کیونکہ ملی کی پوزیشن فطانی حکومت جو کچھ کر رہی ہے اور امریکہ کی مدد اور حمایت حاصل ہے۔

مجموعی طور پر دیکھا جائے تو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اکتیسواں اجلاس نے تخفیفِ اسلحہ اور نو استعماریت اور نسلی امتیاز کے خلاف قوموں کی جدوجہد اور ایک نئے عالمی اقتصادی نظام کے قیام کے لئے ترقی پذیر ملکوں کی جدوجہد کو آگے بڑھایا ہے۔ اور یہ بات عیاں ہو گئی ہے کہ اقوام متحدہ ایک بین الاقوامی تنظیم کی حیثیت سے قومی آزادی کی کامیابی بین الاقوامی امن اور سلامتی کے استحکام اور قوموں کے درمیان



# پسیلر پارٹی بلا مقابلہ الیکشن جیت بھی سکتی

جمعیت علمائے اسلام صوبہ سندھ کے ناظم اعلیٰ جناب مولانا نور محمد کو الیکشن میں حصہ لینے کے پاداشے میں کاغذات نامزدگی داخل کروانے سے لے کر اپیل منظور ہونے تک جس صعب و تنوع کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کے تفصیلات ملاحظہ فرمائیں

اسسٹنٹ کمشنر سجاد نے تحصیل دار کو یہ حکم فرمایا کہ مولانا کے مدرسہ کا نام ریکارڈ اٹھا کر لے آئیں۔ جب تحصیل دار مدرسہ پہنچا تو اتفاق سے مولانا وہاں پر موجود تھے۔ انہوں نے مدرسین سے ریکارڈ والے کرے کی چابیاں دریافت کیں۔ پہلے تو انہوں نے ٹال مٹول سے کام لیا لیکن جب وہ کرے کا تالا توڑنے لگے تو انہوں نے تالا کھول دیا۔ تحصیل دار ریکارڈ اسسٹنٹ کمشنر کے پاس لے گئے۔ ریکارڈ سے معلوم ہوا تو مولانا اوقات کے ملازم ثابت نہیں ہوتے تھے۔ صرف محکمہ اوقات کی طرف تھوڑا سا فنڈ مدرسہ کو ملا تھا۔ مولانا کو اوقات کا ملازم ثابت کرنے کے لئے ایک جعلی سرٹیفکیٹ بنایا اور مولانا کو محکمہ اوقات کا ملازم ظاہر کر کے الیکشن لڑنے سے نااہل قرار دیتے ہوئے ہائے کا سامان مہیا کیا۔

۲۱ جنوری کو قومی اسمبلی کے کاغذات کی جانچ پڑتال کا دن تھا۔ مولانا کے حریف نے پُرگرام کے مطابق ریٹنگ آفیسر کو جعلی سرٹیفکیٹ پیش کر دی کہ مولانا اوقات کے ملازم ہیں لہذا انہیں الیکشن سے نااہل قرار دیا جائے۔ ریٹنگ آفیسر تکیانہ کرتا۔

”علم ماکرمگ مناجات“

اور مولانا الیکشن لڑنے سے نااہل قرار دے دیتے گئے۔

مولانا اسی پریشانی میں کمرہ عدالت سے باہر

کی طرف سے قومی اسمبلی سجاد ٹھہر کے لئے الیکشن میں حصہ لینے کے لئے کہا گیا تو مولانا نے ۱۹ جنوری کو ٹھہر (کاغذات نامزدگی کے لئے ٹھہر جانا تھا) جا کر کرانے کی تیاریاں شروع کر دی۔ دوسری طرف مولانا کے حریف پسیلر پارٹی کے نامزد امیدوار یوسف چانڈی ہیں۔ اس نے انتظامیہ سے مل کر مولانا کو ریٹنگ آفیسر کے ہاں پہنچنے سے پہلے ہی انوکھا پروگرام بنایا۔ مولانا اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ۱۹ جنوری کو علی الصبح بذریعہ بس ٹھہر کے لئے روانہ ہوئے پسیلر پارٹی کے کارکنوں نے پولیس کے ذریعہ مولانا کو راستہ ہی میں انوکھا کرنے کے لئے ناکر بندی کر دی۔

سجاد اور ٹھہر کا درمیانی فاصلہ ۵ میل ہے اور درمیان میں دریائے سندھ کا پل ہے۔ لیکن مولانا تو پسیلر پارٹی کے عنڈوٹوں کا پولیس سے مل کر ناکر بندی سے پہلے ہی ٹھہر پہنچ چکے تھے۔ اس طرح انہیں پہلے مرحلے پر ناکامی ہوئی اور پہلا وارنڈم مولانا کے حق میں رہا۔ اور مولانا نے کاغذات نامزدگی داخل کروانے تک کامرلہ بخیر و خوبی سرانجام پایا۔

اب عمران پارٹی کے امیدوار نے انتظامیہ سے مل کر ایک اور منصوبہ بنایا جس کے تحت مولانا کو الیکشن لڑنے کا نااہل قرار دیا جائے۔ اس پلان کے لئے مولانا کو محکمہ اوقات کا تنخواہ وار ملازم ٹھہرانا تھا۔

۲۰ جنوری کی رات حکومت کے ایماء پر

گذشتہ دنوں جب میں نے ضلع رحیم یار خان کا دورہ کیا تو حضرت درخواستی مدظلہ کے مدرسہ مخزن العلوم خانپور میں قیام کیا۔ مدرسہ کے ناظم مولانا محمد احمد ہیں۔ جن کا تعلق سجاد ضلع ٹھہر (سندھ) سے ہے۔ جن دنوں مولانا نور محمد کو سجاد کی قومی اسمبلی سے انتخاب لڑنے کی ہدایت کی گئی۔ وہ ناظم مدرسہ نہاد ہاں پر موجود تھے اور مولانا نور محمد صاحب کو جن حالات سے دوچار ہونا پڑا ان سے انہوں نے مجھے آگاہ کیا۔ جو کہ نذر قارئین ہے، جو صاحب کے آزادانہ الیکشن کرانے کی نفعی اس وقت کھل کر سامنے آگئی جب ۱۹ اور ۲۱ جنوری کو قومی اور صوبائی اسمبلی کے لئے اتحاد کے نامزد امیدواروں نے اپنے کاغذات داخل کروائے۔ عمران پارٹی نے شروع میں تو یہ کوشش کی کہ اکثر مقامات پر پاکستان قومی اتحاد کے امیدواروں کے کاغذات نامزدگی داخل ہی نہ ہونے دیتے جائیں اور کچھ امیدواروں کو جانچ پڑتال کے دن ریٹنگ آفیسر نے حکومت کے ایماء پر انتخاب سے نااہل قرار دلویا۔ اور یہ سلسلہ پشتاور سے کراچی تک مہرایا گیا۔

اور یہ سب کچھ تاریخی اخبارات میں پڑھ چکے ہیں۔ زیر نظر مضمون میں وہ تفصیل بیان کی جاتی ہے جو مولانا نور محمد ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام کو پاکستان قومی اتحاد کے محکمہ سجاد ٹھہر کی قومی اسمبلی کی نشست کے سلسلہ میں پیش آئیں۔

مولانا نور محمد صاحب کو جب پاکستان قومی اتحاد

## بقیہ - ادارہ

بھاگتے بنے۔

نظر بظاہر ملک گیر سطح پر تشدد کی کارروائیوں کا سلسلہ حکمرانوں نے ایک سوچے سمجھے منصوبے اور پروگرام کے مطابق شروع کیا ہے، لیکن ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ حکومت خواہ کتنے ہی حربے استعمال کرے اسے منہ کی کھانی پڑے گی۔ آخر میں ہم:

## چیف الیکشن کمشنر صاحب

کی خدمت میں گزارش کریں گے کہ وہ اپنے تشدد و سرخ استعمال کرتے ہوئے حکمران ٹولے کو اناروا حرکتوں سے باز رکھیں جو نہ قوم کے مفاد میں ہیں نہ ملک کے اور نہ ہی ان کی اپنی ذات کے۔

## آئندہ شمارے میں:

- ۱۔ پاکستان قومی اتحاد دلاہور کے جلسہ کی نواداد
- ۲۔ مولانا عبید اللہ انور سے تعارف
- ۳۔ بلوچستان میں پاکستان قومی اتحاد نے انتخاب کا بائیکاٹ کیوں کیا؟
- ۴۔ پاکستان قومی اتحاد بلوچستان کے صدر محمد زمان خان اپکنی سے ایک ملاقات
- ۵۔ پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ حضرت مولانا مفتی محمود کاسٹرو
- ۶۔ سکھر کی سیاسی ڈائری

اور بہت سے مضامین۔

ایجنٹ حضرات

مطلوبہ تعداد سے

فوری مطلع کریں۔ (ادارہ)

فون نمبر: ۶۷۷۱۵

مولانا ٹھٹھہ سے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ برہمہ کراچی مولانا مفتی محمود صاحب کے پاس پہنچ گئے۔ اسی روز حکومت کی طرف سے یہ خبر بھی اخبارات میں چھپ گئی کہ مولانا حکومت کے پاس کسی جگہ بھی حراست میں نہیں ہیں۔

مولانا مفتی محمود صاحب کے مشورہ سے مولانا نے سندھ الیکشن کمیشن کو غلط الزام پر کاغذات منسوخ کئے جانے اور زبردستی انہوں کی تفصیل سے آگاہ کیا یوسف چانڈیو بھی اپنے وکیل کے ہمراہ سندھ الیکشن کمیشن عبدالحفیظ مین کے ہاں مورخہ ۲۴ جنوری پیش ہوئے۔ مولانا کے طرف سے عبدالغفور ایڈووکیٹ پیش ہوئے۔

مولانا کے وکیل نے مدرسہ کے سابقہ ریکارڈ (جو سبھال کی انتظامیہ کے اٹھائے جانے کے علاوہ مدرسہ میں بچ گیا تھا) اس میں سے ثابت کیا کہ مولانا اوقات کے ملازم نہیں ہیں۔ ریکارڈ سے صاف ظاہر تھا کہ مدرسہ ایک خود کفیل دینی ادارہ ہے جو کہ علاقہ کے ساتھیوں کے تعاون سے چل رہا ہے۔ جناب جسٹس نے فریق مخالف سے یہ سوال کیا کہ کیا مولانا غلط بیانی سے کام لے سکتے ہیں تو اس سلسلہ میں حریف وکیل کی زبان گنگ ہو کر رہ گئی۔ سچ سچ ہوتا ہے بھوٹ بھوٹ ہے۔

جناب جسٹس نے مولانا سے بھی دریافت کیا کہ مولانا آپ کو سیٹ کی کیا ضرورت ہے۔ مولانا نے شان بے نیازی سے کہا کہ ہم انجی جماعت کے فیصلوں کے پابند ہیں وگرنہ سیٹ کی خواہش نہ پہلے تھی اور نہ اب ہے لیکن ظلم کے خلاف ہم ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

آخری رائے بھی مولانا کے حق میں رہا۔ اور حکمران جماعت کو منہ کی کھانی پڑی۔

جب عدالت سے باہر نکلے تو وکیل صاحب نے انجی فیس لینے سے بھی انکار کر دیا۔ اور یہ کہا کہ مولانا ہمارے لئے صرف دعا کریں۔

اس طرح حکمران پارٹی جیت کر بھی ہار گئی۔ ”آگے آگے دیکھ جوتا ہے کیا“

آئے تاکہ ساتھیوں سے مشورہ کر سکیں۔ لیکن جوں ہی باہر آئے تالون کی محافظ پولیس نے مولانا کو حراست میں لے کر گاڑی میں بٹھایا اور ٹھٹھہ شہر سے باہر والی محسول چوکی تک لے آئے۔ دوسری کار میں مولانا کے تائید کنندگان جناب حاجی محمد عزاوہ عبدالرزاق صاحبان کو لاکر مولانا کے ساتھ کار میں ڈال دیا۔ اور انہوں نے سرکاری مہمان کی حیثیت سے نامعلوم منزل کی طرف لے کر چل دیئے۔

اس کارروائی کے دوران حکومت کی تین گاڑیاں ملک میں آزادانہ الیکشن کرانے کے سلسلے میں بنے باب کا اضافہ کر رہی تھیں۔ یہ سب کچھ اس لئے کیا جا رہا تھا تاکہ مولانا الیکشن کمیشن سے اپیل دائر نہ کر سکیں۔ مولانا اور ان کے ساتھیوں کے انہوں کی فریاد ٹھٹھہ سے سبھال تک پہنچ گئی۔ تمام ساتھیوں میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔

۲۷ جنوری کو سبھال کے لوگ ایک وفد کی صورت میں کراچی کے لئے روانہ ہوئے۔ کیونکہ اسی روز پاکستان قومی اتحاد کے سرکردہ قائدین کراچی تشریف لا رہے تھے۔ مفتی محمود صاحب سربراہ پاکستان قومی اتحاد کو مولانا سے متعلق تمام صورت حال سے آگاہ کیا۔ مولانا مفتی محمود نے دوسرے قائدین سے مشورہ کیا تو پروگرام یہ ٹھہرا کہ اس سلسلہ میں ۲۳ جنوری بروز اتوار ایک پریس کانفرنس بلائی جائے۔ یہ فریاد حکمران ٹولے کے کانوں تک پہنچ گئی۔ اس سے پہلے تمام ملک میں دیگر قومی اسمبلی کے امیدواروں کے انہوں کی خیر گردش کر رہی تھیں۔ حکومت اس بات سے گھبرا گئی کہ اسٹی پریس کانفرنس میں ہوسکتا ہے غیر ملکی نمائندے بھی ہوں اس لئے مولانا کو ہار کرنے کے لئے ضلع ٹھٹھہ کی انتظامیہ سے رابطہ قائم کیا گیا۔

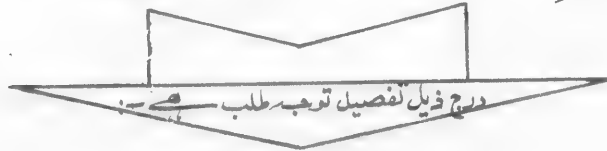
دوسری طرف مولانا اور ساتھیوں کو دو دن اور دو راتیں مختلف نامعلوم مقامات پر رکھا گیا۔ یہ تمام کارروائی سبھال کے ڈی ایس پی، پیرزادہ کی نگرانی میں سرانجام پائی۔

۲۳ جنوری کو مولانا کو صبح چار بجے اٹھایا گیا اور چلنے کو کہا راستہ میں جیپ ایک کیپڑ میں چھنسی گئی اور مولانا کو سخت سردی میں کیپڑ میں سے پیدل چلا گیا تقریباً ۴ بجے صبح ٹھٹھہ شہر سے باہر محسول چوکی پر مولانا کو ہار کر دیا گیا۔



# حلقہ نمبر ۶ این اے ۸۶ برائے قومی اسمبلی امیدوار پاکستان قومی اتحاد

## حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ



### وارڈ نمبر ۳۲ - قلعہ گوجر سنگھ لاہور

میوہ پارک، میکوڈ روڈ، اسٹریٹیا چوک۔  
اعظم راء شاہ، ریلوے گارڈ روم ایمپرس روڈ، مشن  
سٹریٹ، کالٹ سٹریٹ، نکسن روڈ، کچی آبادی، قلعہ  
گوجر سنگھ، دولت رام سٹریٹ نکسن روڈ، فیروز  
سٹریٹ، مین بازار قلعہ گوجر سنگھ، فضل سٹریٹ  
مسٹر روزا، احمد عظیم عبدالقیوم، بدھن سٹریٹ  
اعظم سیال چند، عظیم سٹریٹ، اعظم ڈپٹی سعید  
عینور سٹریٹ، راجپت سٹریٹ، گلتن کالونی،  
نئی سکیم قذافی روڈ، عبدالکیم سٹریٹ، حکیم منزل  
گوارڈ سٹریٹ پولیس لائن، اعظم پرنام سنگھ  
اردھن سٹریٹ، عزیز سٹریٹ، مید رام پارک،  
عبدالکریم روڈ، کچی آبادی، مید رام پارک، ایمٹ  
روڈ، عبدالکریم روڈ، روشن گلی، گلی سیٹھان،  
اقبال سٹریٹ، اسٹریٹ سٹریٹ، اعظم بیچوالا، شیر روڈ  
ایجوٹن روڈ، اعظم دھوبی، سروٹ کورٹ فیڈلٹی ہوٹل

### وارڈ نمبر ۳۳

بلک سکوائر مارگر، رتن باغ، انتھارٹن روڈ  
لک میکوڈ روڈ، پٹیا لہ گوانڈ، نیپر روڈ، میوہ پتلا  
کورٹ، کالج ہوٹل، نیلا گنبد، موچند سٹریٹ،  
جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد، اکرم سٹریٹ، ۱۶، مال روڈ،  
دانی ایم سی اے، انٹی روڈ، چوک میوہ پتلا، دنیا  
ناٹھ میٹھن، گاندھی اسکوائر، ریلوے روڈ گاندھی

سٹریٹ، شیواجی سٹریٹ، اشوک سٹریٹ،  
چیمبر لائن روڈ، بھارت بلڈنگ، مسجد باک لاٹو  
اعظم کیشن کشور، بتن روڈ، مشین روڈ، گلے  
نسبت روڈ۔

### وارڈ نمبر ۳۵ مشرقی گوال منڈی

چیمبر لائن روڈ، گو بند رام سٹریٹ، کنیا لال  
سٹریٹ، سہیل سنگھ سٹریٹ، منہارام سٹریٹ  
ملک سٹریٹ، نسبت روڈ، محمود منزل پراپٹی  
سٹریٹ، نقول سٹریٹ، شملہ گلی، محلہ ڈنڈیگان،  
محلہ گوانیاں، دیال سنگھ لائبریری، اعظم گھوڑی  
دیال سنگھ سٹریٹ، پانڈو سٹریٹ، کچی نسبت روڈ  
راجہ اندر سٹریٹ، پونا سٹریٹ، ویشنو گلی۔  
چوہان سٹریٹ، دنیا ناتھ سٹریٹ، سادھن سٹریٹ  
سندھ واس سٹریٹ، پانی پت سٹریٹ، منظر سٹریٹ  
اعظم بکیم شریعت

### وارڈ نمبر ۳۶ شمالی گوال منڈی

راجہ رام سٹریٹ، نامہ بلڈنگ، ریلوے روڈ  
امرت دھارا بلڈنگ، السعدی سٹریٹ، گورنمنٹ  
سٹریٹ، مہا بھارت سٹریٹ، رامائن سٹریٹ، جھن  
سٹریٹ، اعظم امیر علی سٹ، شیر تھوٹی چوک بڑخانہ  
ریس روڈ، امیر محل، کھنہ بدنگ، عقب کھنہ بدنگ  
راجپت رائے سٹریٹ، موٹی سٹریٹ، کوچہ مارڈنگ

گیان سٹریٹ، رام بازار، پھول بلڈنگ مین بازار،  
دل محمد روڈ، چشتی بلڈنگ، دلکش بلڈنگ، جیون  
سٹریٹ، فلپنگ روڈ، پرائی میوہ منڈی، شام گلی،  
بھاگوں بازار، نورتن سٹریٹ، کمرشنا بازار گنا  
انجن، کوچہ مکھورانی، کرشن بازار، گودوارا سٹریٹ،  
فیروز سٹریٹ، بھارت سٹریٹ، خیراتی رام گلی،  
امیر علی شاعر روڈ، بھکام سٹریٹ، رام گھڑیاں، بھائی  
بھلہ، شا، کنٹھ، تارا دیوی، لکھن سٹریٹ، مین بازار  
گوال منڈی، تھانہ بھادی بازار گوال منڈی، دوآپ سٹریٹ  
کرشن بازار، سبھوٹا سٹریٹ، کوچہ سید اسماعیل  
مین شاہ، ارچن سٹریٹ۔

### وارڈ نمبر ۳۷ شاہ ابوالحالی

فلپنگ روڈ، کشوری حاجی ابراہیم، عزیز بلڈنگ  
حمید سٹریٹ، چوک برف خانہ، عزیز سٹریٹ، پویم گلی  
ذوالفقار سٹریٹ، اعظم عبدالعزیز، قریشی گلی،  
حیدر سٹریٹ، معراج سٹریٹ، رحمان سٹریٹ، بدر  
سٹریٹ، زیر سٹریٹ، جیم سٹریٹ، اعظم  
الغفان، اکثری ولی اللہ، اعظم بوہڑوالا، جامعہ  
سٹریٹ فلپنگ روڈ، سادات سٹریٹ میکوڈ روڈ،  
حکیمہ الہی سائین، فتح محمد روڈ، عقب شاہ ابوالحالی،  
کشری حاجی لوب دین، کشری سید متا زین،  
جیل گیسٹ ہاؤس، محل محمد سٹریٹ، کشری پیچھے  
شاہ، اعظم اقبال بیگم، گیان چند بدنگ، نسبت روڈ۔

### وارد نمبر ۴۱ میوہ پیتال

تیکہ مرثیان، چمبر لین روڈ، مرکز روڈ، گورو  
 ارجن گرو، پرانی میوہ منڈی، اندرون اطہ مرکز روڈ،  
 مہتاب سٹ ۵، سٹریٹ، گھاس منڈی، بیرون  
 شاہ عالمی، مدرسہ مرکزی تجویہ القرآن، احاطہ خلیفہ  
 کورٹنگ لکی ۳۰۲۷، گوال منڈی، ریلوے روڈ  
 بالمقابل پنجاب مسلم ہوٹل گوال منڈی، کورٹنگ لکی، نمبر  
 ۴، ۵، ۶، مہاسر سٹریٹ، ریس روڈ،  
 بھگوان داس بلڈنگ اپرین شاہ عالم گیٹ  
 برائے رتن چند، نیدہ مندر مرکز روڈ، تیدہ مندر  
 ایک روڈ، ہسپتال روڈ، جالندھر سوویٹ ہاؤس  
 احاطہ دیوان چند، لال چند سٹریٹ، مسجد سلطان  
 قطب الدین، دیوان چند سٹریٹ، پریم سراج مندر  
 برائے نبی لال، گشتی نرائ سٹریٹ، دولت رام  
 بلڈنگ، دہلی مسلم ہوٹل، میوہ پیتال، ایٹنگ روڈ  
 احاطہ بیجال، دھنی رام روڈ، ابراہیم سٹریٹ،  
 مندر مجموعے لال، عنایت سٹریٹ، دولت سراج  
 عالمگیر سٹریٹ، ذیلدار روڈ، فیاض دین سٹریٹ  
 عبدالرحیم خان روڈ، نورشیدہ آرکیٹ، بچانا تھ  
 سٹریٹ، کوہہ پریش، ریت مارکیٹ۔

### وارد نمبر ۴۲ چنگڑ محلہ انارکلی

لاکھ کراٹھ، سینٹ فرانس سکول  
 بلڈنگ کپری روڈ، پولیس مرچن بلڈنگ، کھارٹ  
 پینورسٹی، بان محمد روڈ، آبکاری روڈ، مندر  
 دال لکی، کوچہ حیات گنج، تیکہ اعلیٰ والا، رحمت اللہ  
 سٹریٹ، رادھ شام سٹریٹ، ہانچی بلڈنگ  
 احاطہ بوتقا سنگھ، پریس مارکیٹ، خانم بازار  
 ہنٹ، ریکٹ، گنیت روڈ، ہنگال لکی، احاطہ لالو  
 سف، رحمان سٹریٹ، پیسہ اخبار، شادی  
 لال، احاطہ، کپٹن سٹریٹ، چوٹی لال کپٹن پارک،  
 احاطہ ابراہیم پھولان، کیر سٹریٹ، احاطہ مہر سنگھ  
 احاطہ حکم چند، نیو پاری محلہ، محلہ کراسیاں، کھڑکی  
 سٹریٹ، اعلیٰ والا کیک، پٹیل دہرہ، قبر زمین سٹریٹ  
 میر دین سٹریٹ، پیری دال لکی، چنگڑ محلہ، لہا پٹر  
 احاطہ ہیر سنگھ، کوپہ سلطان، چنچ روڈ، احاطہ  
 غلام رسول، حق سٹریٹ اردو بازار، موہن لال روڈ

ڈپٹی کسٹری، رجن داس، درگاہ رسول شامیان  
 بلڈنگ شیخ کلاب دین کاٹھیاں والا بازار مرکز  
 روڈ بیرون دہلی گنیت، چراغ سٹریٹ، پنجاب  
 کلا تو مارکیٹ، احاطہ سیٹھ دین محمد مرکز روڈ،  
 فیروز سٹریٹ، وطن بلڈنگ، مرکز روڈ بیرون  
 اکبری گیٹ۔

### وارد نمبر ۳۹ رام لکی

مرکز روڈ، احاطہ غلام محی الدین اکسان بلڈنگ  
 احاطہ برکت علی، کسٹری شیخ مولابخش، نقشہ بندی  
 لکی، احاطہ محمد اشرف، اکھاڑہ بوٹا مل اسلام سٹریٹ  
 بالمقابل مسلم ہائی سکول، میراں بخش بلڈنگ  
 جامع سٹریٹ، محمد احمد بلڈنگ، احمدیہ بلڈنگ  
 برائے رتھ روڈ، جامعہ احمدیہ سٹریٹ، رام لکی ع  
 کھنہ سٹریٹ، رام لکی نمبر ۶، رام لکی مین بازار، رام  
 لکی نمبر ۵، ولیپ سٹریٹ، رجن سٹریٹ، رام  
 لکی نمبر ۷، ولایت حسین بلڈنگ، راجہ رام بلڈنگ  
 یعقوب سٹریٹ، ستیہ رام بلڈنگ، ریلوے  
 گیس کالونی، چوک دانگراں، عنایت مندر، اکھن  
 نور سٹریٹ۔

### وارد نمبر ۴۰ سبزی منڈی

پریم لکی نمبر ۴، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶  
 روڈ، لکی دیوان چند، کراٹر اسلامیہ کالج ریلوے  
 روڈ، چوک برت خانہ، غنیم سٹریٹ برائے رتھ  
 روڈ، کراٹھ ہوٹل، اسلامیہ سٹریٹ، مل روڈ،  
 بل روڈ، احاطہ ملک تیرا، محمد لال، فیہنگ روڈ  
 کوٹھی ڈپٹی برکت علی مرکز روڈ، طویلہ نواب برکت  
 علی، برکت علی روڈ، بیرون موچی گیٹ، کسٹری ڈپٹی  
 برکت علی، تیکہ کھوتیاں والا، احاطہ نواب صاحب  
 کسٹری انڈر جویا، باغ ڈپٹی برکت علی، غالب روڈ  
 کسٹری ولایت علی، خالصہ سٹریٹ، احاطہ مرزا  
 کواٹر الین ایم ایس، لکھنؤ، حسین سٹریٹ،  
 گوال منڈی ریلوے روڈ، قائد سٹریٹ، چمبر  
 لائن روڈ، احاطہ حاجی قی درخش، پرانی میوہ منڈی  
 ملکسی رام سٹریٹ۔

رتن سینا، فزائش علی روڈ، کسٹری ریشہ ریشہ والا  
 کوہہ عبدالصمد، نیرنگیت ہاؤس، دل محمد روڈ،  
 کراٹر دیال سنگھ کالج، سلطان بلڈنگ، امیر شاہ  
 بلڈنگ، سلیان بلڈنگ، ریاض سٹریٹ، احاطہ  
 صادق شاہ، دل شاد سٹریٹ، غلام حسین سٹریٹ،  
 مظفر راج لکی، ولی سٹریٹ، عباس لکی، پریم لکی  
 محلہ شین، باغ میان رانجھا، محلہ شیناں، جھکیان  
 پانچی گروڈ، گوارٹر گورنمنٹ پولیٹیکنک انجیٹیوٹ  
 سٹاٹ، ہوٹل بی پی آئی ویسے روڈ، چوک  
 والگراں، آسٹریڈیا بلڈنگ، رشی مہون ریلوے  
 پولیس لائن، چراغ سٹریٹ میٹرو روڈ، اقبال سٹریٹ  
 احاطہ چوہدری، ہنگ لاجہ، احاطہ بری رام، اندرون  
 کشتی بلڈنگ، سوات سٹریٹ، منگلپری روڈ  
 ایبٹ روڈ، میٹروپول سینما، منگلپری پارک شمالی و  
 جنوبی، مہارک مسجد قلندر گورسنگھ، عبدالکرم روڈ  
 ستار سٹریٹ، مین بازار قلندر گورسنگھ، بلڈنگ  
 سٹریٹ، احاطہ عنایت شاہ، احاطہ چوہدری کشتی  
 عبدالکرم سٹریٹ، چوہدری سٹریٹ، شیعہ سٹریٹ  
 نور لکی، محمد دین سٹریٹ، سر شام سٹریٹ  
 خوشی سٹریٹ، مجسمہ سٹریٹ، لالی چوک، رتن  
 سٹریٹ، عباسی منزل امرت پارک، گوہند سٹریٹ  
 رحمانیہ سٹریٹ، اریا مندر۔

### وارد نمبر ۳۸ لٹہ بازار

بیرون برائے سلطان، کسان سٹریٹ، جھکیان  
 چاہ سرد باغ، کراٹر پولیٹیکنک کالج ریلوے روڈ  
 جینر گیٹ برائے سلطان، مشرق گیٹ برائے سلطان  
 شیعہ گنج، لٹہ بازار، احاطہ حاجی بلو، احاطہ کپا رام  
 احاطہ میان سلطان، مندر مول چند لکھا بازار،  
 مول چند روڈ، کسٹری آغتراب خان، چوک لکھا  
 بازار، امتحان سٹریٹ، اجمل سٹریٹ، محمد دارا کو  
 صدیقی سٹریٹ، حسین سٹریٹ، کسٹری خورشید خان  
 مرکز روڈ، احاطہ اسم خان، کسٹری فتح جعدار  
 کسٹری ملک لال دین قیصر محلہ چنگڑ، کسٹری مائی گزندی  
 صدیقی، فروٹ مارکیٹ، پریم لکی سٹریٹ  
 کسٹری برجن داس، مرکز روڈ، بیرون لکی گیٹ  
 پولیس کوارٹر کوٹلی مرکز روڈ، احاطہ شیخ لطیف  
 انصاف، منڈا بازار، احاطہ بلاتی منڈا، احاطہ



قذافی سٹریٹ ، احاطہ ترک چند ، نگار سینما مرکز  
 دو ۔ بیرون موری دروازہ ، بیرون بھائی گیٹ ، بھجن  
 داس ، بجٹی سٹریٹ ، مچھلی منڈی ، غربی سٹریٹ ،  
 غربی سٹریٹ ، مارتن سٹریٹ ، ڈسے اسے وی  
 ہوسٹل ، نوہال ، کورٹ سٹریٹ ، خالصہ پٹیل  
 سنٹ مگینڈو ہوسٹل ، دیو کاخ روڈ ، ڈی اے سی  
 ہوسٹل نمبر ۱۔

### وارد نمبر ۴۹ چوک وزیر خان

بھار کے زمین ، کشمیری بازار چوک ، الہ بخش  
 کوچہ کہنہ داران ، اعظم مارکیٹ ، گلہ میان سرا جین  
 گلہ میان سلطان ، دہلی گیٹ ، چوہدری قاضی اللہ داد ،  
 علی ایلوں والا ، محلہ نوگھر ، کچھ لال ، محلہ نوگھر ۔  
 خانقاہ ، سریندا ، محلہ چوہدریان ، محلہ شیخ دسانوں ،  
 امیر جویہ ، کوچہ شمشک ناتھ ، محلہ ملک حسین بخش ،  
 پیر رمضان شہ ، کوچہ ڈپٹی دین محمد ، محلہ گنگہ زبان  
 کوچہ حسین بخش ، محلہ خردیان ، چوک مسجد وزیر خان  
 گوندی والی گلہ ، کوچہ کاپھواں ، مسجد وزیر خان چوہدریان

### وارد نمبر ۵۰ لائن سبحان خان

کوچہ بزرگ شہ ، راؤ شیلیان ، شیرالوالہ  
 نیت (اندرون) خضری گلہ ، محلہ خاک رویاں ، چوٹی منڈی  
 بنگلہ ایب شہ ، کوچہ منشی کریم بخش ، محلہ راجپوتان ،  
 شیری گیٹ ، مسجد مولانا احمد علی ، لائن سبحان خان ،  
 شری یاد ، حویلی شہ زماں نوگھر ، قم والی کٹوری ،  
 اندرون دہلی گیٹ ، کٹوری غلام محمد ، کوچہ قصا بان ،  
 اندرون کی گیٹ ، کوچہ چوہدری محمد صدیق ، کوچہ ڈپٹی  
 عالم شاہ ، کٹوری عالی تیلی ، محلہ غبار چیان ، محلہ دریان  
 کوچہ میان سلطان ، کوچہ تیلیان ، کوچہ کندراواں  
 چوہدری قاضی اللہ داد ، کوچہ چرخ گران ، کوچہ حاجی  
 اسلم ، کٹوری جوالہ سنگھ ، محلہ بھلیان ، گلہ  
 گنگھہ سادان ، کٹوری ڈاکٹر خضر الدین ، پتوالہ دیڑہ ،  
 کوچہ بوسے شاہ ، حویلی ابلو والی ، کٹوری خیر دین ، اندرون  
 شہر لالہ گیٹ ، بازار نوگھر ، کٹوری بیجا رام کوچہ  
 میان غوث ، کٹوری شیخ عزیز دین ، اندرون پکی  
 گیٹ ، گلہ مشین والی کوچہ خیر دین ، کٹوری راجہ  
 نرسندر ناتھ ، کوچہ غفریان ، کوچہ حاجی پیر ، نوں  
 محلہ کٹوری سین مندر والی ، کٹوری ماسٹر سر امجدین

تھانہ پکی گیٹ ۔

### وارد نمبر ۵۱ اکبری منڈی

گلہ حمام والی ، کوچہ نواب صاحب ، باغیچہ محمود  
 اندرون اکبری منڈی ، کٹوری پوریان ، موچی دروازہ ،  
 کوچہ گھٹ گران ، لال کھوہ ، باغیچہ صمد ، گندالہ کٹورہ  
 بازار نوہریان ، لال حویلی ، کوچہ خردیان ، محلہ نمک گران  
 کوچہ بیچ ناتھ ، مین بازار اندرون دہلی گیٹ ، کوچہ دایلد  
 علی شاہ تنگ بازار ، کوچہ پھول شہ ، مین بازار  
 اکبری منڈی ، مین بازار لال حویلی ، محلہ نقاشان پھولاد  
 گڑ منڈی ، کوچہ مولوی نور بخش ، نیویں کٹوری ، حویلی  
 مہوان ، محلہ سراوان ، گندہ نار مارکیٹ ، دول مارکیٹ  
 شہ محمد غوث ، شہریہ پنج بڑوں ، جھیناں پٹی  
 گجر ، کورٹ کار پوریشن ۔

### وارد ۵۲ چوک نواب صاحب

محلہ گنگہ زبان ، چوہدری مفتی باقر کٹورہ والی  
 شاہ ، کٹوری عبدالرشید ، لکڑ منڈی ، بازار نوہریان  
 کھنگرو دیڑہ ، کوچہ اراکیان ، اکبری منڈی ، کوچہ  
 شیخ دسانوں ، لال کھوہ ، منج حویلی ، گلہ ہندوق  
 سازان ، چوک نواب صاحب ، جندہ دیڑہ ، محلہ  
 شیعان ، محلہ پیر گیلانیاں ، کوچہ مائی آغاں ، نور گلہ ،  
 کھجور گلہ ، کوچہ کشمیریان ، ہیکہ نواب صاحب ، محلہ شکیل  
 طویلہ نواب صاحب ، ہیکہ سادھوں ، چیل بیبیان  
 کوچہ درزیاں ، گندہ گلہ ، کٹورہ ولی شہ ، گڑ منڈی ۔

### وارد نمبر ۵۳ شاہ عالم مارکیٹ

بیرون شہ عالم مارکیٹ ، سینک محلہ پری  
 محلہ پرائمری سکول مائی ناتھ ، کٹوری نورزیاں ، پائینڈی  
 محلہ گوبی چند ، گلہ کشمیریان ، کوچہ عبدالحمید ، اندھی حویلی  
 کوچہ جوتے موری ، کوچہ کویا رام ، بازار جوتے موری  
 لال مسجد ، کوچہ شہ حسن ، بازار صدا کاران ، کوچہ  
 نگار چیان ، حویلی پتھان والی ، اندرون موچی دروازہ  
 کوچہ گنگھان ، ملی محلہ ، گلہ موران ، نیویں گلہ ، محلہ نقاشان  
 گوردوارہ ، سچا سنگھ ، محلہ ہوا گران ، بازار  
 کمان گران ، محلہ شاہ حسن ، کوچہ تیر گران پیلہ دیڑہ  
 کوچہ اراکیان ، رنگ محلہ ، محلہ جھنڈی ، کوچہ لہوا  
 قاضی خاند ، گجر گلہ ، نور گلہ ، کٹوری حافظ الہی بخش ۔

### وارد نمبر ۵۴ - رنگ محل

کوچہ تیران ، محلہ موچی گیٹ ، کوچہ نال گلہ ،  
 بیرون ، محلہ سنگھ ، اندرون نیوٹہ عالم مارکیٹ ،  
 محلہ کمان گران ، کٹوری نار شاہ ، پیلہ دیڑہ ، بازار  
 تیزابیان ، کٹورہ بنی رام ، کٹورہ پنم والا ، ستری مسجد ،  
 کوچہ کوشی داران ، کوچہ گیان ، سرلی والی بازار ، کوچہ  
 چاہک سواران ، کٹورہ رحمان شاہ ، کشمیری بازار  
 حویلی میان خان ، رنگ محلہ ، محلہ پیر گیلانیاں ، چٹا محلہ  
 نور گلہ ، کوچہ کمان گران ، رانی گلہ ، گلہ ، کوچہ گلہ خانہ ،  
 بابو بیٹہ ، کوچہ مالکیان ، ہیکہ سادھو ، کوچہ قبر والا ۔

### وارد نمبر ۵۵ شاہ عالم مارکیٹ جنوبی

نون والا ، شیشہ موتی ، بازار دھپرو والی ، جوتہ  
 موری ، کوچہ ہریشاد ، موتہ سنگھ سٹریٹ ،  
 کوچہ سندھو ، پدکالی ، کوچہ کشمیریان ، کوچہ شاہ مراد ،  
 کوچہ گلزاری والا ، کوچہ ٹھاکران ، چاہ تیلیان ، شکیل  
 علی سنگ والا ۔

### وارد نمبر ۵۶ اندرون لوہاری گیٹ

گلہ پھلان والی ، ٹوٹا بازار ، کوچہ پشادریان ،  
 سوتر منڈی چپٹ رام ، کوچہ چوہدریان ، گلہ بازار ،  
 گھگٹہ درگاہ داس ، کوچہ چپٹ رام ، گلہ جھنڈ  
 خان ، گلہ جدی اراکیان ، محلہ محمدی ، محلہ کریان ،  
 کوچہ باللی ، جوتی موری ، کوچہ بچہ کاکا والی ، کوچہ  
 راج دھن ، چوک بخاری ، کوچہ لٹو جھگٹ ، کوچہ لٹوکان  
 کوچہ غنڈا بخش ، چوک متی ، کوچہ سیٹھ راج جی ٹن  
 کوچہ لیلی جھنوں ، محلہ پیر شیرازی ، کوچہ کالیان ، کوچہ  
 پیر احمد علی شہ ، کوچہ میان سنگھ ، کوچہ چھاپے گران  
 محلہ پھلیان ، شامی ٹھکان ، نیا محلہ ، کٹوری برکت علی ،  
 کوچہ کبیرہ ، کوچہ تال داڑوں ، اسلام گلہ ، کوچہ  
 نتھو جھگوان ، رام جی داس بازار بخاری ، کوچہ  
 خراسیان ، حویلی میان فیروز ، کوچہ میان عاشق ،  
 کوچہ بدلی ، گلہ پیر جھولا ، کوچہ پیر محمد شاہ ۔

### وارد نمبر ۵ لوہاری گیٹ

اندرون لوہاری گیٹ ، چوک جھنڈا ، کوچہ خراسیان ،  
 کوچہ کلوہ ، کوچہ کھڑک سنگھ ، کوچہ سنساران ،  
 باقی صفحہ

## تو ظالموں سے کسی حال میں گزار نہ کر

تو مرد ہے تو یہ بے غیرتی گوارا نہ کر

بچا سینے کو طوفان سے ، گزار نہ کر

خدا ہے سر پہ ، تو قاتل کی تیغ سے مٹ ڈر

جوابات کہنی ہے تو کھل کے کہ اشارہ نہ کر

چراغ حق کا جلا ، کفر کے اندھیروں میں

جونیک کام ہے کہ اس میں استخرا نہ کر

شمار ہو گا تیر بھی نہی میں اسے ناداں!

تو ظالموں سے کسی حال میں گزار نہ کر

یہ اور بات ہے تقدیر سے ملے نہ مراد

تو اپنا دامن تدبیر پارا پارا نہ کر!

وہ جرم ہو گا ، اگر تو سبق خطا سے نہ لے

جو ایک بار خطا ہو گئی دوبارہ نہ کر

کہیں گے ورنہ تیری بے حتی کا تم لوگ

تو ڈوبتوں کو بچالے ایسے نظارا نہ کر

سید امین گیلانی شیخوپورہ

## انتخابات کے انتظام

پاکستان کی کل آبادی : چھ کروڑ پچاس لاکھ

- دس ہزار تین سو پینتیس۔

ووٹران کی تعداد : تین کروڑ آٹھ لاکھ پچتر ہزار

نوسو اکیاون -

خواتین ووٹروں کا تناسب : ۴۵.۶٪ ہے

خواتین ووٹرز : ایک کروڑ تیس لاکھ تیس ہزار

ووٹرز کی صوبائی تعداد :

پنجاب : ۱۸۹۳۸۸۹۳

سندھ : ۱۸۳۲۱۲۶

سرحد : ۳۷۶۶۷۷۷

بلوچستان : ۱۳۹۸۱۵۵

انتخاب کرانے کے لیے بجٹ میں تین کروڑ سے

رقم رکھی گئی ہے۔

پرائیڈنگ افسروں کا تقرر :

شرعی حلقوں میں پرائیڈنگ افسروں کا تقرر

اور انتخابات گریڈ سولہ سے اٹھارہ تک کے افسروں

سے کیا جائے گا۔ وہ کلاس اول یا دوم کے گریڈ

کے افسروں کے سول جیوں اور ماتحت جیوں

کو متعلقہ بائی کورٹوں کی پیشگی منظوری پر پرائیڈنگ

افسر مقرر کیا جائیگا۔ وہی علاقوں میں اسٹنٹ

پرائیڈنگ افسروں کے لیے ٹال اسکوں کے ہیڈ

ماسٹروں ، آفس سپرنٹنڈنٹوں ، ایس ڈی اور ہیڈ

کلرکوں سے انتخاب کیا جائے گا۔ جو پولنگ بوتھ

سنبھالنے کی اہلیت رکھتے ہوں ، ہر ضلع کے لیے

عملہ اسی ضلع سے لیا جائے گا۔ یہ بھی خیال رکھنا

گا کہ پولنگ اسٹیشن کسی امیدوار کی پڈنگ

یا زمین پر نہیں بنایا جائے گا۔

سید عطاء الرحمن جعفری بی۔ اے

(آنر) سیکرٹری مرکزی

پارلیمانی بورڈ۔



# شائستگی و قانون کے احترام کی بات

## الزامات اور واقعات

گذشتہ چند روز سے پیپلز پارٹی کی طرف سے یہ دوا دیا گیا جارہا ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے انتخابی مہم کے دوران غیر شائستگی کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ اپوزیشن ارکان حکمران جماعت کے کارکنوں پر حملے اور لاقانونیت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اپوزیشن ارکان پر اس قسم کے الزامات پیپلز پارٹی کے عام رکنوں کی جانب سے نہیں بلکہ وفاقی وزیر عبدالحفیظ پیرزادہ، وزیراعلیٰ سندھ غلام مصطفیٰ جتوئی اور وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو ٹک نے انہی خیالات کا اظہار کیا ہے۔

ان الزامات کے برعکس اخبارات اور دیگر ذرائع سے جو خبریں موصول ہو رہی ہیں وہ یہ ہیں کہ: ”کراچی میں مولانا شاہ احمد نورانی کے انتخابی دفتر پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے حملہ کر کے مولانا نورانی سمیت اپوزیشن کے متعدد کارکنوں کو زخمی کر دیا۔“

”گوجرہ میں قومی اتحاد کے معروف رہنما مسٹر حمزہ اور ان کے ساتھیوں پر پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے حملہ کر دیا۔ جس کے نتیجے میں مسٹر حمزہ کا ہاتھ ٹوٹ گیا اور ان کی ریڑھ کی ہڈی میں بھی زخم آئے۔“

ملتان میں فاکس ریسٹورنٹ کے دہشت گردانہ حملے اور دیگر اپوزیشن امیدواروں کو زخمی کر کے مارا گیا۔

اس کے علاوہ ادبیت نے شہرود سے اسی قسم کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ لیکن الزام یہ لگایا جا رہا ہے کہ قومی اتحاد

غیر شائستگی اور لاقانونیت کا مظاہرہ کر رہا ہے الزام لگانے والے بھی برسرِ اقتدار پارٹی کے عام کارکن نہیں، بلکہ پارٹی کے ذمہ دار افراد کی طرف سے الزامات کی مہم ایک تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔

جہاں تک شائستگی اور قانون کے احترام کی بات ہے تو اس سے کوئی بھی محب وطن شریف آدمی انکار نہیں کر سکتا کہ قانون کا احترام ہونا چاہیے اور انتخابی مہم کے دوران فریقین کو ایک دوسرے پر کچھ نہیں اچھالنا چاہیے۔ اس قسم کی ناروا حرکتوں سے وقتی طور پر جذبات کی تسکین کا سامان تو بہم پہنچ جاتا ہے، مگر انتخابی مہم پر منفی اثرات پڑنے کے ساتھ ملک اور قوم کے مفادات کے لیے بھی ایسی حقیقی نقصان دہ ہیں۔

ہمارے نزدیک جذباتیت کے سیل رول میں بہہ کر لاقانونی اقتدار کی پامالی کا سبب بننا حکومت کی قسم کی قبیح حرکتوں کا ارتکاب کوئی سائنس نہیں ہے۔

لیکن قابلِ غور امر یہ ہے کہ واقعات کے برعکس اس قسم کا ایک طرز پر پوچھنا کیوں کیا جا رہا ہے جس سے یہ مترشح ہو کہ قومی اتحاد کے کارکن تشدد اور لاقانونیت کا ارتکاب کر رہے ہیں اور پیپلز پارٹی کا ہر فرد مجسمہ شرافت و سپیکر تہذیب و شائستگی بنا ہوا ہے۔ کہیں درپردہ ارباب اقتدار اپوزیشن کی سیاسی سرگرمیوں پر پابندی لگانے کے لیے راہ تو نہیں ہموار کر رہے؟ محسوس ایسا ہو تا ہے کہ حکمران گروہ نے اب اس بات کا اندازہ کر لیا ہے کہ ڈیڑھوں کے صاب سے بلا مقابلہ امیدوار منتخب کرانے کا سوا کچھ بچانے کے باوجود بھی قومی اتحاد کے جیتنے والے کارکنوں کا

مورال ڈاؤن کرنے کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکا، بلکہ پہلے سے زیادہ جوش و خروش اور غلغلہ و گنگن کے ساتھ قومی اتحاد کے کارکن انتخابی مہم کے سرگرمیوں پر لگے ہوئے ہیں۔ قومی اتحاد کے رہنماؤں کے جلسوں اور جلوسوں میں عوام کا سیل رواں بھی اسلئے بات کی غمازی کہ تائبہ و عوام قومی اتحاد کے ساتھ ہیں اور وہ ہر قیمت پر تبدیلی چاہتے ہیں، عوام نے ”قوت کا سرچشمہ عوام“ کہنے والوں کے قول و فعل میں تضاد نہ صرف محسوس کیا ہے بلکہ ان کا پانچ سالہ تجربہ ہے کہ عوام کا نام لے کر عوامی حکومت نے اپنے دورِ اقتدار میں سب سے زیادہ ظلم و ستم عوام ہی پر توڑے۔

عوام کے غیر خواہ عوام کے اس سیل بے پناہ سے گھبرا کر اپنی بوکھلاہٹ کا ثبوت فراہم کر رہے ہیں۔ وہ اب جان چکے ہیں کہ بزمیت اور سپاہی ان کا مقدر بن چکی ہے۔

اگر اس قسم کا دوا دیا کر کے۔ باب اقتدار نے اپوزیشن کے جائز سرگرمیوں پر کوئی پابندی لگانے کی کوشش کی تو ملک کے غیر عوام ایسی پابندی کو کسی بھی صورت برداشت

نہیں دے سکتے۔ ہماری دلی خواہش ہے کہ دونوں فریقین قومی اتحاد کی بدعنوانی کا مظاہرہ نہ کریں۔ مگر وزیراعظم اور دیگر ارباب اقتدار کو اپنے کارکنوں کی چال ڈھال پر بھی نظر رکھنی چاہیے جو سیکورٹی فورسز، پولیس، اور اقتدار کی اشیاء کے بل پر قومی اتحاد کے رہنماؤں اور کارکنوں پر بزدلانہ حملے کر رہے ہیں جس کے لیے اخبارات گواہ ہیں۔

اگر ارباب اقتدار نے یکطرفہ الزام تراشی ہی کا سلسلہ شروع رکھا تو اسے ایک فریق کو مزید جاہلیت کرنے کا موقع فراہم ہو گا جس کی ذمہ داری موجودہ حکومت پر ہو گی۔

# پاکستان کے غیور عوام سے

از سید عطار الرحمن جعفری - بی اے (آنرز)  
سیکرٹری مرکزی پارلیمنٹ بورڈ -

مستقبل قریب میں انتخابات جو رہے ہیں پاکستان کے غیور مسلمانوں کے لیے یہ لمحہ فکریہ ہے۔ قوم کو سنوارنے اور اپنی قسمت بنانا ان کے اپنے ہاتھوں میں ہے۔ خدا نے آج تک اس قوم کی حالت میں بھی نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا وہ آپ ایک قومی امانت ہے اور اس کے حق دار عمل رقی ہیں، کیونکہ وہ اس نعرہ کو جس کی بنیاد پر پاکستان وجود میں آیا تھا عملی جامہ پہنا چاہتے ہیں۔ ان کا پیغام اسلام کے عالمگیر دستور العمل پر مبنی ہے۔ یہ دستور العمل انسانیت کا سر بلند اور نجات کا واحد ذریعہ ہے۔

اَوْفَ بَعْدِي اَوْفَ بَعْدِي  
خدا کے تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا سب سے مملکت پر علماء و علما حلقہ دعوت دیتے ہیں کہ آؤ اب ہم اپنا وعدہ پورا کریں اور اس خدا اور مملکت میں خدا کا آئین نافذ کریں۔  
آئیں جو ان مردوں حق کوئی وجہ باکی اللہ کے شیروں کو آتی نہیں رو باہی

علماء حق اسلامیان پاکستان کی اس صراطِ مستقیم کا طرف رہنمائی کرتے ہیں جس گزردہ گاہ پر ہمیں اپنے ان رہنماؤں کے قدموں کے نشان ملتے ہیں جنہوں نے تاریخ کے مختلف ادوار میں اسلامیانِ ہند کے سینوں میں عزت آزادی اور اسلام کی سر بلندی کے لیے تڑپ اور دلوں سے پیدا کیے تھے۔ وہ نیک نیتی جو ہماری آرزوئیں اور ابتلا کے ایام میں ان کے لبوں پر تھیں۔ اور وہ حسین پسنے جی کی تعبیر کے لیے انہوں نے اپنا خون پسینہ اور انسو پیش کیے اس تقاضا کے سب سے بڑی متاع تھے جس نے

پاکستان کو اپنی منزل مقصود قرار دیا۔ آزادی کا وہ پیچہ جو برطانوی سامراج کے ٹکڑے ہم نے شیخ عبداللہ محمد حسن، شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی، شیخ القیسر مولانا احمد علی لاہوری رئیس، مولانا محمد علی جوہر اور امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی قیادت میں بلند کیا تھا ان جھنڈوں سے مختلف نہ تھا جو کبھی پانی پت، کبھی پلہ سی، کبھی مرزا پٹم اور کبھی بالاکوٹ کے شہیدوں نے چھلے تھے۔ علماء حق اپنے ان بزرگوں کی ان محنتوں، ماحولوں اور ولولوں کے امین ہیں۔ سمجھنے والے، ترکیبوں میں بڑھتے ہوئے قاسم کو مستقبل کی روشنی دکھائی تھی۔ آج علماء و علما آواز سے قافہ کی صدائے بازگشت ہے۔

ہمیں پاکستان قومی اتحاد کی دعوت پر لبیک کہنی چاہیے۔ کیونکہ وطن عزیز اسلام کے نام پر بنایا گیا تھا۔ اور اب اسلام کی بدولت قائم رہ سکتا ہے۔ اسلام کی بدولت ہی ہم ماضی کی جھلک طغیانوں سے نکل کر پاکستان کے ساحلِ مراکھ پہنچے تھے۔ آج ہی ہماری سب سے بڑی دانائی نیک اور سعادت ایسی ہو سکتی ہے کہ ہم پاکستان کے مستقبل کی منازل ماضی کے انہی چراغوں کی روشنی میں متعین کریں، جن کی بدولت ہم آزادی کی منزل تک پہنچے تھے۔

ہم آئین، اجتماعی حیات کے سپوٹوں کو غرضی ہنگامی منصوبوں اور دیگر غیر ملکی ازموں کے گرد و غبار سے آلودہ نہ ہونے دیں۔

نور خدا ہے فکر کی حرکت پر خندہ زن  
پھوکیں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

ہمیں کسی مصلحت اور لالچ کا شکار نہیں ہونا چاہیے بلکہ ہر ایسی پیشکش کو بائے استحقاق ٹھکرا دینا چاہیے اسے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی حاکمان وقت کے وعدے سراب کا ثبوت ثابت ہوئے۔ عوام کو روٹی کی بجائے گولی، کپڑے کی بجائے کفن اور مکان کی بجائے قبر نصیب ہوئی۔ منگائی گئے عوام کا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ ایسے میں آپ کا فرض ہے کہ دیا کاری کے علم کو توڑ دیں۔ یہ وقت جداد ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمد عسکری

مولانا عبد اللہ اویس اور دیگر قائدین قومی اتحاد کی یہی پکارت ہے کہ پاکستان میں اسلام کا لفظ دیکھا جائے۔ خون اسرائیل آجاتا ہے آخر جوش میں کوئی موسیٰ توڑ دیتا ہے طلسم سامری اپنے وٹ کے میچ استعمال کریں، کسی ترغیب و تحریک سے مرعوب ہونا اور حقائق سے چشم پوشی کرنا مومن کی شان نہیں۔ پاکستان قومی اتحاد سے تعاون کر کے جس عظیم مقصد کے لیے آزادی حاصل کی گئی تھی اسے پورا کریں۔ اور پاکستان میں اسلام کا بول بالا کرنے کے لیے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ اور محنت سے اور غلوس سے اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ اگر آپ نے اس سرخ شریعت سے فائدہ نہ اٹھایا تو پھر

ع: تمہاری داستان تک بھی نہ ہو گی داستان میں۔  
س: خدا چھی، اچھا، روزہ، اچھا، ذکرۃ اچھی  
مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہونے سے  
نہ جیت تک کٹ مڑوں میں خواہر شرب کی غریب  
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہونے سے



ایک داستان

## کیا اب بھی آنکھیں نہیں کھلیں؟

ایک تجزیہ

حاکموں کی اور محکموں کی؟

لوٹنے کی اشتعال انگیزیاں اس پر مشرزا دھیں۔  
وہ عداوت اور پھر وزارت کے لیکل مقصود  
ملک کے پونچے یا یہ داستان بڑی طویل اور کوشش  
ہے۔ سربراہ مملکت کی حیثیت سے آئین اختیارات  
کے بل پر آئین کی دھجیاں اڑ دیں۔ ملک میں ابوالی  
بالا اور ایوان زیریں کا وجود بھی رہا۔ صوبائی حکومتیں  
اور اسپیکر بھی ہیں، جیوٹی بڑی عدالتیں اور ان کے  
جج بھی رہے مگر یہ سب بے نام، ارباب اقتدار  
کسی بھی سیاسی یا قانونی ضابطے کے پابند نہ رہے۔ جو کچھ  
جی میں آیا کر لے لے اور جس نے بھی لڑنے کی جرات  
یا روکنے کی جرات کی اسے روند ڈالا۔

اختیارات کے ایسے بے صرف استعمال کی  
مثال دنیا کی سیاسی تاریخ میں نایاب نہیں مگر باخبر  
ہے۔ سیاسی حریفوں کو ہٹانے یا فاسد کرنے  
کے لیے جو کچھ کہنا چاہتے تھے وہ سب اس پر  
گواہ ہے۔ یہ گئے وعدوں کا کیا حشر انجام ہوا۔ اس  
پوری تفصیل انہی لوگوں سے معلوم کرنی چاہیے جس سے  
یہ وعدے کیے گئے تھے۔

غریبوں سے پوچھیے کہ وہ مالدار بن گئے یا  
غریب تر۔؟ مزدوروں سے پوچھیے کہ کیا ان کی  
زندگی کا معیار بلند ہوا یا پست، کسانوں سے پوچھیے  
کہ زرعی اصلاحات سے ان کو فائدہ ہوا یا نقصان  
طلبہ اور مریضوں کی حالت معلوم کیجیے کہ بچوں پر تعلیم  
اور علاج معالجہ کی صورت حال سے مطمئن ہیں یا  
ناپسند؟ ہر دہائی گھانے والے، کپڑے پٹنے والے  
اور مکان میں رہنے والے کی دلی کیفیات کو اس کے  
چہرے کی تحریر پر پتہ ہو کر سمجھ، مسلم وغیر مسلم ممالک  
سے تعلقات کی نوعیت کا بھی حقیقی مطالعہ جاری رکھیے

اسلامیان پاکستان اپنی تباہی کا آپ ہی  
گروہ کا کھو رہے تھے۔ ملتے کاری کے اس پر فن  
نے ہیلز پارٹی کے نام سے ایک جماعت تیار کر دی  
اس کے چیئرمین کی حیثیت سے اہل وطن کے  
مشکلات اور مصائب کا ردنا رویا اور مگرچہ کے  
آنسو بہائے اور بشرط اقتدار مستقبل کے سبز باغ دکھا  
کچھ غصے لگے سادہ لوح ان کے ظاہری سوپ سے  
متاثر ہوئے اور اسے کو روشن کا پتار سمجھ بیٹھے۔ مگر  
قائد عوام اور فخر الہیہ جیسے مجاہد مجرم خطا بان سے  
لڑنے والے اکثر و بیشتر یا تو ادبائش قسم کے لوگ تھے  
جو قومی دولت اور کھن خزانوں کو دونوں ہاتھوں سے  
لوٹنے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ اور یا وہ آڑو روکار  
مرا یہ دار تھے جو اس کی الٹی لگا بیٹنے کی دورنگی  
کو یا تو اپنی فراست سے معلوم کر چکے تھے یا ان کو  
معلوم کرایا گیا تھا۔

سیاست اور معیشت میں اسلامی نظام  
حیات پر عدم اطمینان کا اظہار کیا اور اس مزعومہ  
خلا کو جمہوریت اور اشتراکیت کی پیوند کاری  
سے پُر کرانے کی کوشش کی۔ گزشتہ عام انتخابات  
میں اس کے وعدوں کی فہرست بڑی لمبی ہے مشتق  
عنوانات اور تعبیرات سے غریبوں کو مالدار بنانے  
مزدوروں کو مل مالکان کی گدی پر بٹھانے، کسانوں  
کو زمینداروں کی زمینیں الاٹھ کرانے اور ملک  
میں تعلیم کو عام کرنے اور علاج کو مفت کرانے  
کے وعدے تھے۔ زندگی کی بنیادی ضروریات  
روٹی کپڑے مکان کی تواریں بے دریغ تقسیم کا دعویٰ  
تھا کہ سامعین جھوم اٹھتے تھے، خارجہ پالیسی کی مکمل  
آزادی اور هندوستان کے ساتھ ہزاروں سال تک

ہر بات کے لیے اسی کے مناسب ایک مصلحت  
ہوتا ہے، اگر بات ماضی سے حکایت کے طور پر  
کہی جاوے تو اس کی صداقت معلوم کرنے کیلئے  
ماضی میں جھانکنا پڑتا ہے اور اگر وہ مستقبل میں کام  
کے جوئے یا کرنے کے متعلق پیشین گوئی یا وعدے  
کی صورت میں ہو تو مردہ ایام کا انتظار کرنا پڑتا ہے  
کہ وقت اس کی تصدیق کرتا ہے یا ٹکڑی ب۔  
ہیلز پارٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے مسٹر  
ذوالفقار علی بھٹو نے گزشتہ انتخابات کے دوران  
جو بے شمار وعدے کیے تھے مستقبل کی گڑھی گڑھی نے  
شہادت دی کہ وہ اس کو پورا نہ کر سکے۔ آج وہ  
ملک کے وزیر اعظم کی حیثیت سے کم و بیش ہر محفل و  
مجلس میں یہی کہتے سنے جا رہے ہیں کہ ہم نے اپنے  
وعدوں کو پورا کر دیا، حالانکہ ماضی کا لوح لوح اس کی  
تذکرہ کرتا ہے۔

بڑی عجیب و غریب شخصیت کے مالک ہیں  
جسے وزیر اعظم بھی۔ ہیں وہ زمانہ خوب یاد ہے  
جب وہ ایوب خان سے بچھڑ گئے تھے۔ بچھڑنے کی  
وجہ یہ تھی؟ اس وقت تو یہ بارہ کرایا گیا تھا کہ ایوب خان  
ملک کو بھارت کے ہاتھوں فروخت کرنا چاہتے تھے  
اور قومی غیرت و معیت کے نشان بھٹو اس پر آمادہ  
نہیں تھے، مگر اب جبکہ اس کی لمبی مدت اقتدار  
اور پوری سیریت و کردار ہمارے سامنے ہے اس  
وجہ کو تسلیم کرنے میں تامل ہے۔

مہر حال اختلاف و افتراق کے اسی بیان کو وہ  
وجہ نے ان کی شخصیت نے خوب چمکا یا اور پاکستان  
کے سیدھے سادے مسلمانوں نے اس کی گونج کو ہر گیار  
سمجھ کر ہاتھوں ہاتھ لیا تھا۔

عبدالغنی، کوچہ مونسنگھ، کوچہ صالح محمد،  
وڈا ویڑہ، نیویں گلی، چھلان، ناک، کوچہ شان کینہ  
عبد بیدیاں، کھوئی ویڑہ، کوچہ دھوبیاں، بازار  
سید مٹھا، کوچہ کالی مٹا، گٹھی بازار، کوچہ پہلی  
دام، بازار کسٹ پیس، کوچہ محلہ داران۔

نہیں کر سکتی۔

نظریہ پاکستان کے  
روشن چہرے پر پینڈز  
پارٹی کا شش سالہ دور  
حکومت یقیناً ایک سیاہ  
دھبہ ہے۔ اور اسکو محو  
کرنے کا اب وقت آگیا ہے  
اللہ آپکا حامی و ناصر ہو

بقیہ مرلانا عبید اللہ انور

چوک بناری، محلہ چڑھی ماراں، کوچہ سکو بند،  
کٹری مارکشاں، نیا بازار چوک مٹی، محلہ ڈوگراں،  
پاڑ منڈی۔

دار نمبر ۵۸۔ بھاٹی گیٹ۔

چوک بھاٹی گیٹ، فیصل روڈ، اسلام خان روڈ  
گلی نائیاں، گلی پیراج، چھلان، پڑنٹاں، کوچہ شیردین  
گلی تہا کہو، کھور، ان گلی، حویلی شاہان، محلہ دار چھلا  
اندون بھاٹی گیٹ، محلہ نائیاں، محلہ حاکم دین،  
ذیلہ لنگھی، گلی نائیاں، محلہ جھٹیاں، کوچہ دسٹے  
م، ڈیرہ کبیرہ، موری گیٹ، حاجی گلی، بیرون بھاٹی  
گیٹ، محلہ رنگ ریزاں، میدان بھائیاں، محلہ چڑھی  
کوچہ مونسنگھ، کوچہ درزیاں، کوچہ محمدی۔

دار نمبر ۵۹ محلہ ستیاں

کوچہ مونی بٹ، گلی مانی مراد، کوچہ ہارک بخش،  
کوچہ حاجی تقیم بخش، کوچہ ناک بخش، بازار ستیاں،  
گڑھی ابی بخش، کوچہ گوگی تریمہان، کوچہ اندالون  
محلہ بیرہ والی، چوک دیوی دست، کوچہ بالیاں،  
کوچہ مٹا رانی، کوچہ لال مشرا، تحصیل روڈ، کوچہ جواہر  
سنگھ، کوچہ ٹھکڑاں، جھکیاں گجراں، سید مٹھا  
بازار، کوچہ پھلراں، کوچہ لون پھراں، کوچہ شہادت  
بٹ، گلی دھوبیاں، پاکستان روڈ، کوچہ شیش محلہ  
اوپھی گلی، بازار کڈ منڈی، بازار ٹیکھاں، بازار  
امام ہاڑہ، کوچہ جوگی، کٹری فقیر سید جمال الدین  
کوچہ بالیاں، کوچہ بدھیاں، کوچہ چاوداں، کوچہ

اور ہندوستان سے ہزاروں سال تک رہنے کے  
سلسلے میں معاہدہ شملہ کو بھی نگاہ میں رکھیے غنقریب  
عدوں اور ان کی ایفاد کا طسم خود بخود ٹوٹ جائے گا  
پھر قومی خزانوں کو کس بے دردی سے اپنے  
اور پارٹی کے استحکام پر بچھا دیکھا۔ اور کیا جارہا ہے۔  
یہ جاری قومی زندگی کا بہت بڑا المیہ ہے اور اس پر  
جبنا بھی غم و افسوس کیا جاوے کم ہے۔ پھر اسی  
دور حکومت میں "وزارت بے محکمہ" کے غنقریب  
وہ شرمناک آسامی پیدا کی گئی جس سے یہ سٹی عدس  
محض اعزازی تھے اور قومی خزانے کو دھننے کے  
مہذب طریقے سمجھے جانے لگے۔ رسالہ درج  
قومی ذمہ داریوں کے مقدس تصور کو قابلِ مہربانی  
نقصان پہونچا۔

گذشتہ عام انتخابات کے بعد سے اب  
تک ضمنی انتخابات میں کتنی دھاندلیاں مچائی گئیں،  
اور اپنے امیدواروں کو کامیاب بنانے کے لیے  
پولیس کے سہارے لیے گئے، جلسوں کی رونق اور  
جلسوں کی شوکت بڑھانے کے لیے کتنے آدمیوں کو  
کرایہ پر ادھر لکھنوں کو باجیلا یا گیا۔ یہ مکی شامراجوں کی  
ناکر بنیایاں اور بیسوں اور ملکوں کو پکڑ پکڑ کر سواروں کی  
دل آزاریاں اور جلسہ گاہ میں گھسیٹ گھسیٹ کر مہینہ  
پارٹی کے لیڈروں کے بیانات سے ان کی سمجھ خرابی  
کیا یہ سب کچھ اس بات کی دلیل نہیں۔ برسرِ اقتدار  
پارٹی اپنا وقار و اعتماد کھو چکی ہے۔ یہ سبچے انتخابات  
کے لیے کاغذات نامزدگی کے داخلوں میں یہ روئیں  
اور بندشیں اور امیدواروں کو ڈرانے دھمکانے  
بلکہ اغوا کرنے تک کی حرکتیں یہ سمجھنے کے لیے کافی  
نیں کہ پارٹی خود بھی اپنے کردار کے آئینہ میں اپنے  
چہرہ دیکھ رہی ہے۔

آنکھیں کھل جانی چاہئیں  
حاکموں کے مجھے کہ پاکستان  
کو ڈوڑے عوام انہ کو مزید مہلت  
نہمیدے دے سکتے۔ اور معکومین  
کے مجھے کہ

بقائے اقتدار کے خاطر ہر  
قسم کے سیاسی اور اخلاقی  
آداب کو بالائے طاقت رکھنے والی  
یہ جماعت انکی اشک شوقی

آمرتیت کی بیج کنی، اسلامی نظام حیات  
کے نفاذ، اور غنڈہ گردی کے خاتمہ کیلئے  
پاکستان قومی اتحاد کے متفقہ امیدوار  
برائے صوبائی اسمبلی تحصیل میلیسی  
میال محمد رفیق

کو کامیاب بنائیں۔ انتخابی نشان ہل

(مرلانا) فضل الحق ٹی بٹ سلطان پور تحصیل میلیسی

وقت آپکا ہے

آپ اپنے ووٹ کے فیصلہ اس

آمر جابر حکومت کو بدل دیں

پاکستان قومی اتحاد کے متفقہ امیدوار کو

ایکشن میں کامیاب کے اے اسلام دوستی کا بیڑا

حافظ بشیر احمد، بہاول پور

ترجمان اسلام میں

استہار

دے کو اپنی تجارت کو سنو

# عالمگیر اور دائمی سنجیدگی کی زندگی

حضرت موسیٰ قانون لے کر آئے، حضرت داؤد اور مناجات لے کر آئے اور حضرت عیسیٰ زہد و اخلاق لے کر آئے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قانون بھی لائے اور مناجات بھی اور زہد و اخلاق بھی ان سب کا مجموعہ الفاظ اور معانی ہیں قرآن اور عمل میں سیرت محمدی ہے۔ سیرت محمدی کی جامعیت کا ایک اور پہلو دیکھتے دنیا میں دو قسم کی تعلیم کا ہیں۔ ایک وہ جہاں صرف ایک فن سکھایا جاتا ہے۔ اور دوسری قسم کے لئے علیحدہ علیحدہ تعلیم کا ہے۔ جیسے کوئی میڈیکل کالج ہے۔ کوئی انجینئرنگ کالج ہے۔ ایک آرٹ سکول ہے۔ ایک تجارت کا مدرسہ ہے۔ ایک زراعت کی تعلیم گاہ ہے۔ ایک قانون کی درس گاہ ہے۔ ایک فوجی تعلیم کے لئے مدرسہ ہے۔ ان میں سے ہر مدرسہ ہر تعلیم گاہ صرف ایک ہی قسم کے طالب علموں کی تعلیم کا انتظام کر سکتی ہے۔ میڈیکل کالج سے صرف ڈاکٹر نکلیں گے۔ زراعت کے کالج سے صرف زراعت کے ماہر پیدا کریں گے۔ قانون کے مدرسہ سے صرف قانون دان پیدا ہوں۔ تجارت کی تعلیم گاہ سے صرف تجارت کے واقف کار پیدا ہوں گے۔ علم و فن کے مدرسہ کی خاک سے صرف اہل علم اور اہل فن پیدا ہوں گے۔ ریویجر کی تعلیم گاہ سے صرف الشاہدہ اور ادیب نکلیں گے۔ طوطی کالج سے صرف سپاہی پیدا ہوں گے۔ لیکن کہیں کہیں بڑی بڑی یونیورسٹیاں ہوتی ہیں۔ یہ دوسری قسم کی تعلیم کا ہیں جو اپنی وسعت کے مطابق ہر قسم کی تعلیم تربیت کر دیتی ہیں۔ ان کے اعلا میں ڈاکٹری کا کالج بھی ہوتا ہے اور صنعت و حرفت کا مدرسہ بھی زیادہ انجینئرنگ کی تعلیم بھی ہوتی ہے اور فوجی تعلیم کا اسکول بھی طلبہ مختلف اطراف و دیار سے آتے ہیں اور

اپنے اپنے ذوقی مناسبت طبع اور استعداد کے مطابق ایک ایک کالج یا مدرسہ کا انتخاب کر لیتے ہیں۔ پھر وہاں فوجوں کے جنرل اور سپاہی، عدالتوں کے قاضی اور قانون دان کا رہا ہے تاجر اور صنعتی شناساؤں کے حکیم اور ڈاکٹر پیشوں اور صنعتوں کے واقف کار و ماہر سب پیدا ہوتے ہیں۔

غور کرو تو معلوم ہو گا صرف ایک ہی تعلیم ایک ہی پیشہ ایک ہی علم کے جاننے والوں سے انسانی سوسائٹی کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ان کے مجموعہ سے وہ کمال کو پہنچتی ہے اور نتیجہ نکلتی ہے۔ اگر صرف ایک ہی پیشہ کے ماہر ہی سے تمام دنیا معدوم ہو جائے تو اس قہر و ذہدیب کی مشین فوراً بند ہو جائے اور انسانی کاروبار ایک تلم سرد و بڑ ہو جائے۔ یہاں تک اگر تمام دنیا صرف زہد و پیشہ غلویت نشینوں سے بھر جائے۔ تب بھی وہ اپنے تکمیل کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتی۔

اب ذرا اس معیار سے مختلف انبیاء کرام علیہ السلام کی سیرتوں پر غور کیجئے۔ بقول حضرت مسیح علیہ السلام درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ درس گاہیں اپنے معنوی فرزندوں اور شاگردوں سے پہچانی جاتی ہیں۔ تعلیم انسانی کی ان درس گاہوں کا جن کے اساتذہ انبیاء علیہ السلام ہیں۔

بائبلہ لوتو پہلے تو کہیں دس بیس کہیں ساٹھ ستر کہیں سو دس کہیں ہزار دو ہزار کہیں پندرہ بیس ہزار طالب علم آپ کو ملیں گے۔ لیکن جب مدرسہ نبوت کی آخری تعلیم گاہ کو دیکھو گے تو تم کو ایک لاکھ سے زیادہ طالب علم نظر آئیں گے۔ پھر ان دوسری نبوت گاہوں کے طلبہ کو جانا چاہو کہ وہ

کہاں کے تھے؟ کون تھے؟ کیسے تیار ہوئے۔ ان کے اخلاق و عادات و روحانی حالات اور دیگر سوانح زندگی کیا تھے؟ اور ان کی تعلیم و تربیت کے عملی نتائج کیسے ثابت ہوئے تو تم کو ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں ملے گا۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر چیز تم کو معلوم ہو سکتی۔ اس کے ہر ایک طالب علم کا نام و نشان حالات و سوانح نتائج تعلیم و تربیت ہر چیز تاریخ اسلام کے اوراق میں ثبت ہے آج گئے

نبوت اور دعوت مذہب کی ہر ایک درس گاہ کا یہ دعویٰ ہے کہ اس کے دروازے ہر قوم کے لئے کھلے ہوتے ہیں۔ مگر اس درس گاہ کے بانی اور معلم اہل کی سیرت پڑھو کہ کیا اس کے مہدی میں کسی ایک ہی ملک ایک ہی نسل ایک ہی عقائد کے طالب علم اس میں داخل ہوتے اور ان کو داخلہ کی اجازت دی گئی یا ان کی دعوت میں یہ قوم ہا جمیعت اور عالم گیر تھی کہ نسل آدم کا ہر ایک فرد اور ارض خاکی کا ہر ایک باشندہ اس میں عملاً داخل ہو سکا یا اس کو داخل ہونے کے لئے آواز دی گئی۔ نورات کے تمام انبیاء ملک شام، ملک عراق یا ملک مصر سے آگے نہیں بڑھے۔ یعنی اپنے وطن میں جہاں وہ رہتے تھے محدود رہے۔ اور اپنی نسل و قوم کے سوا غیروں کو انہوں نے آواز نہیں دی زیادہ تر ان کی کوششوں کا مرکز صرف اسرائیل کا خاندان رہا۔ عرب کے تقدیم انبیاء علیہم السلام بھی اپنی اپنی قوموں کے ذمہ دار تھے۔ وہ ماہر نہیں گئے۔ حضرت عیسیٰ کی ملت میں بھی پتھر اسرائیلی طالب علم کا جوہر تھا۔ وہ صرف اسرائیلی کی کوئی ہوتی بیڑوں کی تلاش میں تھے۔ اور بیڑوں



کچھ تعلیم دے کر وہ بچوں کی روٹی کتوں کے آگے ڈال پند نہیں کرتے تھے۔ ہندوستان کے داعی پاک کریم سے باہر جانے کا خیال بھی دل میں نہیں لا سکتے تھے۔ اگرچہ بدھ کے پیرو بادشاہوں نے مسیحی کے پیغام کو باہر کی قوموں تک پہنچایا مگر یہ مسیحیوں کی طرح یہ بعد کے پیروں کا فعل تھا۔ خود داعی مذہب کی سیرت اس عالم گیری اور جامعیت کی مثال سے خالی ہے۔

اب ذرا عرب کے اس انہی معلم کی درسگاہ کا مطالعہ کریں۔ یہ کون طالب علم ہیں؟ یہ ابوجہرہ و عمرہ علی و عثمان و طلحہ و انیس ہیں۔ یہ مکہ سے باہر تنہا ہر کے غفاری قبیلہ کے ہیں۔ یہ کون ہیں؟ یہ ابوسریحہ اور طفیل بن عمرو ہیں۔ یہ کون ہیں؟ یہ ابوسریحہ قبیلہ کے ہیں۔ اور دوسرے قبیلوں سے آئے ہیں یہ ضماؤ بن ثعلبہ ہیں۔ قبیلہ ازد کے ہیں۔ یہ کون ہیں؟ یہ جناب ابی الدرداء ہیں۔ اور قبیلہ نجیم کے ہیں۔ یہ معتز بن حان اور منذر بن وائد ہیں۔ عبدالغنی کے قبیلہ کے ہیں اور ہر بنی سے آئے ہیں۔ یہ عبیدہ و جعفر بن عثمان کے ہیں اور ہر بنی سے آئے ہیں۔ یہ فروقہ بنی یہ معان یعنی مدود و شام کے رہنے والے ہیں۔ یہ کالے کالے کون ہیں؟ یہ بلال بن ملک حبشہ والے۔ یہ کون ہیں؟ یہ صہیب بن رومی کہلاتے ہیں۔ یہ کون ہیں؟ یہ ایہان کے سلطان فارس ہیں۔ یہ فیروز دہلی ہیں۔

مدیر میری کے صلے سنئے ہیں وہ عہد نامہ مرتب کرتے ہیں جو اسلام کا میں مشابہ ہے۔ یعنی قریش اور ان کے لوگوں تک موقوف کر دیں اور مسلمان جہاں جاتے ہیں وہاں مذہب کی دعوت دیں۔ اس وقت وہ کالیلی کے ہندو تھے علیہ السلام نے کیا کیا؟ اسی سال مکہ میں تمام قوموں کے ملائین و امراء کے نام دعوت اسلام کے خطوط بھیجے اور ان کو خدا کا پیغام بھیجا کہ تم میری نصیر و مدد کی بارگاہ میں عبداللہ بن محمد بھیجنا ضرور چاہئے۔ شہنشاہ ایران کے ہمارے ہیں۔ طالب بن بلندہ ملوث و مدد مصر کے یہاں عمرو بن امیہ حبشہ کے بادشاہ جمہاشی کے پاس۔ شہنشاہ ہند و ہند الاسدی شام کے رئیس حارث بن عسائیہ اور سلیمان بن عمرو و رسلہ جہلم کے دربار میں پیغمبر اسلام کے خطوط لے کر جاتے ہیں کہ تمہاری درسگاہ میں داخلہ کا اذن عام ہے۔ اس واقعہ سے درسگاہ محمدی کی جامعیت کا یہ

پہلو نمایاں ہوتا ہے کہ اس میں داخلہ کے لئے رنگ و روپ ملک و وطن قوم و نسل اور زبان و لہجہ کا سوال نہ تھا۔ بلکہ دنیا کے تمام خانوادوں تمام قوموں تمام ملکوں اور تمام زبانوں کے لئے عام تھی۔ ملائے عام ہے یا ان کو خدا ان کیلئے۔

اب آئیں اس درسگاہ کی حیثیت اور درجہ کا پتہ لگائیں۔ کیا یہ وہ اسکول اور کالج ہے جہاں ایک ہی فن کی تعلیم ہوتی ہے۔ یا اس کی حیثیت ایک جامع اور عمومی درسگاہ اور عظیم الشان یونیورسٹی کی ہے جہاں ذوق و مناسبت طبع اور استعداد کے مطابق ہر ایک کے لوگوں کو اور ہر قوم کے افراد کو الگ الگ تعلیم ملتی ہے۔ حضرت موسیٰ کی تعلیم گاہ کو دیکھو وہاں صرف فوج کے سپاہی اور یوشعہ بنے فوجی اور اہل قاضی اور کچھ مذہبی عہدیدار پائے جاتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ کے طالب علموں کو تلاش کرو چند زہد پیشہ فقراء فلسطین کی عکیموں میں ملیں گے۔ مگر محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے یہاں کیا نظر آئے گا۔ ایک طرف اطو حبش کا شاہی بادشاہ فروہ معان کا رئیس۔ ذوالکلاع عمیر کا رئیس۔ مامریہ شہر قبیلہ ہمدان کا رئیس۔ فروزدیلمی اور مروہ دیلمی کے رئیس۔ عبیدہ و جعفر عمان کے رئیس۔ دوسری بلال بن اسیرہ حبیبہ بن جناب غازیہ اور ابو بکر غفیرہ کے سے غلام اور سیرہ، لبیدہ، زبیرہ، نہدیہ اور ام حبیبہ بن ابی لؤثیاں ہیں۔ غور سے دیکھو امیر و مغرب شاہ دگدا اور آقا و ظلام دونوں ایک صف میں کھڑے ہیں۔

ایک طرف سڈا کے روزگار اسرار فطرت کے حرم و دنیا کے جہاں بان اور ملکوں کے فرماں روا اس درسگاہ سے تعلیم پا کر نکلتے ہیں۔ ابوجہرہ مدینہ میں عمر فاروق میں عثمان غنی میں علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ معاویہ بن ابی سفیان میں۔ جنہوں نے مشرق سے مغرب تک افریقہ سے ہندوستان کی سرحد تک فرماں روائی کی اور اسی فرماں روائی جو دنیا کے بڑے بڑے شہنشاہ اور حکمرانوں کی سیاست و تدبیر اور نظم و نسق کے کارناموں کو منسوخ کر دیتی ہے۔ ان کے بدل و انصاف کے فیصلے ایرانی دستور اور رومی قانون کو بے اثر کر دیتے ہیں اور دنیا کی سیاسی و انتظامی تاریخ میں وہ درجہ خاص کر لیتے ہیں جن کی مثال نہیں پائی کی جاسکتی۔

دوسری طرف خالد بن ولیدؓ و سعد بن ابی وقاصؓ ابو عبیدہ بن جراحؓ عمرو بن العاصؓ پیدا ہوتے ہیں۔ جو مشرق و مغرب کی دو عالم و گنہگار اور انسانیت کے لئے لعنت سلطنتوں کا چند سال میں حرق الٹا دیتے ہیں۔ اور وہ دنیا کے فاتح اعظم اور سپہ سالار اکبر ثابت ہوتے ہیں۔ جن کے فاتحانہ کارناموں کی دھاک آج بھی دنیا میں بیٹھی ہوئی ہے۔ سعدؓ نے عراق اور ایران کا تاج شہنشاہی انار کر اسلام کے فخر میں ڈال دیا۔ خالدؓ اور عبیدہؓ نے مدینوں کو شام سے نکال کر ابراہیم علیہ السلام کی مودودہ بنی کی امانت مسلمانوں کے سپرد کر دی۔ عمرو بن العاصؓ نے فرعون کی سرزمین وادی مغل رو من شہنشاہ کے ہاتھوں زبردستی چھین لی۔ عبداللہ بن زبیرؓ اور عبداللہ بن ابی سرحؓ نے افریقہ کا میدان دشمنوں سے جیت لیا۔ یہ وہ مشہور فاتح اور سپہ سالار ہیں جن کی کامیابیوں کو زمانے نے تسلیم کیا ہے۔ اور تاریخ نے ان کی بزرگی کی شہادت دی ہے۔

تیسری طرف باذان بن ساسان (میں) خالد بن سعید (منعاً) مہاجر بن امیہ (کنہ) زیاد بن لیث (حضر سوس) عمرو بن حزم (بحران) زبیر بن ابی سفیان (نہما) علامہ بن حفصہ (بحری) بیسوں وہ صحابہ ہیں۔ جنہوں نے صوبوں اور شہروں کی کامیاب حکومت کی اور خلق خدا کو آرام پہنچایا۔ چوتھی طرف علماء اور فقہاء کی صف ہے۔ عمر بن خطابؓ علی بن ابی طالبؓ عبداللہ بن عباسؓ عبداللہ بن مسعودؓ عبداللہ بن عمروؓ ابن العاصؓ حضرت عائشہؓ حضرت ام سلمہؓ ابی بن کعبؓ معاذ بن جبلؓ زبیر بن ثابتؓ ابی ذرؓ زبیرؓ و غیرہ ہیں۔ جنہوں نے اسلام کے فقہ و قانون کی بنیاد ڈالی اور دنیا کے فقہاء میں انہوں نے خاص درجہ پایا۔

چوتھی صورت غدار کی حالت ابوجہل کی برہمی کھا کر ہلک ہوئی۔ حضرت یاسرؓ کے ہاتھوں اذیت اٹھانے اٹھانے اٹھانے کر گئے۔ حضرت عبیدہؓ نے سولہ پہ جہان دی۔ حضرت زبیرؓ نے تلوار کے سامنے گونجائی۔ حرام بن حمانؓ اور ان کے بیٹے زبیرؓ نے ہر مومن کے ارسل اور کوان کے کھانک کے ہاتھوں سے کسی کے ساتھ تمام شہادت پیا۔ واقعہ درجہ میں حضرت حاتمؓ اور ان کے ساعدہ رضیوں کے ہاتھ

نوجوان کے سوتیلے اندازوں کے تیروں سے چھلنے ہوئے۔  
 کعبہ میں ابن ابی العوجار ۹۴ ساتھی، قبیلہ بنو سلیم  
 کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ حضرت کعب بن عمر غزوہ  
 مع اپنے ساتھیوں کے ذات اطلاق کے میدان  
 میں شہید ہوئے۔ دنیا کے ایک مشہور مذہب  
 کو صرف ایک سولی پر ناز ہے، لیکن دیکھو کہ  
 اسلام میں کتنی سولیاں، اکتے مذہب، اور کتنے  
 مقتول ہیں۔

تلوار کی دھار ہو کہ برجی کی آنی یا سولی کی کٹری۔  
 ہر حال یہ ایک آتی تکلیف ہے اس سے زیادہ  
 استقلال، اور اس سے زیادہ صبر و آدائش  
 کی وہ زندگیوں میں جو سالہا سال جنگی پاداش میں  
 مصیبتوں میں گرفتار رہیں جنہوں نے آگ کے شعلوں  
 اور گرم دھیت کے فرش پر آرام کیا اور پتھر کی سوں  
 کو اپنے پیٹ پر رکھی۔ جن کے گھون میں رسیاں ڈال  
 کر گھسیٹا گیا۔ اور جب پوچھا گیا تو عرصہ کا کھراں  
 کی زبان پر تھا۔ شعب ابی طالب کی قید میں تین برس  
 تک جنہوں نے طح (ایک درخت) کے پتے کاٹا  
 کر زندگی بسر کی۔ سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ ایک  
 رات جھوک کی شدت سے ایک سوکھا چڑھل  
 کی تو اسی کو دھوکہ لگا میں بھون کر اور پانی میں ملا کر  
 کھایا۔ حقیقت بن خرقان کہتے ہیں کہ ہم سات مسلمان  
 تھے ان غیر فطری غذاؤں کو کھا کر ہمارے منہ زخمی  
 ہو گئے۔ غائب جبٹ لائے تو انہیں کا فروں نے  
 دھکتے ہوئے شعلوں پر لٹا دیا۔ یہاں تک کہ دھکتے  
 ہوئے کو گئے انہی کی پیٹ کے نیچے ٹھنڈے ہوئے  
 بال دھوپ کی جلی ہوئی ریت پر لٹائے گئے۔ اور سینہ  
 پر پتھر کی بسل رکھ دی جاتی، ان کے گلے میں رسی  
 باندھی جاتی۔ اور گلی گلی ان کو گھسیٹا جاتا، ان کا گلہ دیا  
 گیا، ان کے سینے پر آنا بھاری بھر کم تھیر رکھا گیا کہ زبان  
 باہر نہ نکلی پڑی، عمار جلیں ریت پر لٹے جاتے۔  
 اور مارے جاتے۔ حضرت زبیر کو ان کے چاچا جانی میں  
 لپیٹ کر ناک میں دھواں دیتا رہا سعید بن جابر رضی اللہ عنہ  
 میں باندھ کر پھینکے جاتے۔ حضرت عثمان کو ان کے  
 چھلنے دس میں باندھ کر مارا پیٹا۔ یہ سب کچھ تھا مگر جو  
 نشہ ان کو چڑھ چکا تھا وہ اتنا نہ تھا۔ یہ کیسا نشہ  
 تھا۔ یہ ساتی کوثر کے غماز جاوید کا نشہ تھا۔  
 یہ وہی وحشی عربی، وہی بیت پرست عرب

وہی بد اخلاق عرب ہیں۔ یہ کیا انقلاب ہو گیا تھا؟  
 ایک امی کی تعلیم جاہل عربوں کو عاقل، روشن دل، روشن  
 دماغ، پانچویں صفت عام ارباب روایت و تاریخ کی ہے  
 خلیفہ حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت ابوسریہ اشجریؓ  
 حضرت انس بن مالکؓ، حضرت ابوسعید خدریؓ  
 حضرت عبادہ بن صامتؓ حضرت جابر بن عبد اللہؓ  
 حضرت بلال بن عازبؓ وغیرہ سینکڑوں صحابہ ہیں  
 جو احکام و وقائع کے قائل ہیں اور راوی ہیں۔

ایک چوٹی جماعت ان مترہ صحابہ اہل صفہ کی  
 ہے جن کے پاس سر رکھنے کے لیے مسجد نبویؐ کے  
 چوتھے کمرے کے علاوہ کوئی جگہ نہ تھی، بدن میں کپڑوں  
 کے سوا دنیا میں ان کی ملکیت کوئی نہ تھی۔ وہ دن کو کھل  
 سے لکڑیاں کاٹ کر لاتے اور ان کو بیچ کر خود کھاتے  
 کچھ خدا کی راہ میں دیتے۔ رات طاعت و عبادت  
 میں بسر کرتے۔

ساتواں رُخ دیکھو اب وہ ہیں جن کے مانند آسمان  
 کے نیچے کوئی حق گو پیدا نہیں ہوا۔ ان کے نزدیک  
 آج کا کھانا کل کے لیے اٹھا رکھنا بھی شان و تکرار کے  
 خلاف تھا۔ ان کو دہا رسالت سے مسیح الاسلام  
 خطاب عنایت کیا گیا۔ مسلمان فارسی ہیں جو زہر و  
 تقویٰ کی تصدیق ہیں، عبد اللہ بن عمرؓ جنہوں نے  
 تیس برس کامل طاعت و عبادت میں گزارے۔  
 جب ان کے سامنے خلافت پیش ہوئی تو فرمایا گیا  
 کہ اگر مسلمانوں کا پاس میں دفعہ خون بھی گرسے تو مجھے  
 منظور نہیں۔ مصعب بن عمیرؓ میں جو اسلام سے  
 پہلے قائم و حریر کے کپڑے پہنتے تھے اور ناز و نفرت  
 میں پائے تھے اور جب اسلام لائے تو طاعت اور  
 تہمت اور پونہ لگے کپڑے پہنتے تھے۔ اور جب  
 شہادت پائی تو کفن کے لیے پورے کپڑے بھی میر  
 نہ لکھے، پھر یہ گھاس کھان کر خون کی گئی۔  
 عثمان بن مظعونؓ میں جو اسلام کے پہلے صوفی  
 ہیں، محمد بن سہلؓ میں جو فتنہ کے زمانے میں کھتے  
 کہ اگر کوئی مسلمان تلوار لے کر میرے حجرے میں میرے  
 قتل کے لیے داخل ہو جائے تو میں اس پر وار  
 نہ کروں گا۔ ابو درداہؓ میں جن کی راتیں نماز میں اور  
 دن روزوں میں گزرتے تھے۔

ایک اور طرف دیکھو۔ یہ ہمارے کارپرداز  
 اور عرب کے مدبرین کی جماعت ہے، اس میں طلحہؓ

ہیں، زبیرؓ ہیں، مغیرہؓ ہیں، مقدادؓ ہیں، سعد بن  
 معاذؓ ہیں، سعد بن عبادہؓ ہیں، اسید حضیرؓ ہیں، اسعد  
 بن زرارہؓ، عبد الرحمن بن عوفؓ ہیں۔

کابادی دنیا میں دیکھو تو کہ کے تاجر اور بیوپاری  
 اور مدینہ کے کاشتکار اور کسان بھی ہیں اور عبد الرحمن  
 بن عوفؓ، سعد بن زبیرؓ جیسے دولت مند بھی ہیں۔  
 ایک جماعت حق کے شہیدوں اور بے گناہ  
 مقتولوں کی ہے جنہوں نے خدا کی راہ میں اپنی عزت و جانیں  
 قربان کیں، مگر حق کا ساتھ چھوڑ کر راضی نہ ہوئے۔  
 حضرت خدیجہ کے پہلے شوہر سے فرزند حضرت  
 ہلالہ تلواروں سے قید کیے گئے۔ اور متفق کیونکہ  
 بن گئی۔ ایک نئے پیغمبر کا دولہہ تبلیغ کر رہی عرب  
 کو سپہ سالار اور بہادر بنا کر سننے زور و قوت کا  
 خزانہ کیسے لٹا کر گیا۔ جو خدا کے نام سے بھی آشنا  
 نہ تھا وہ ایسے زندہ دار و مدار طاعت گزار اور متقی  
 کیونکہ ہو گئے۔ تم نے درس گاہ محمدیؐ یا مدینہ نبویہؐ  
 کی پوری سیر کر لی، ہر رنگ اور ہر مذاق کے طالب علم  
 بھی دیکھے، عالم بھی دیکھے، متقی بھی دیکھے، فوجی  
 بھی دیکھے، قاضی بھی دیکھے، حکام بھی دیکھے اور  
 والی بھی دیکھے۔ غریب اور مسکین بھی دیکھے۔ غلام  
 بھی دیکھے، آتما بھی دیکھے۔ مرنے والے بھی دیکھے  
 راہ حق کے شہیدوں کو بھی دیکھے۔ تم نے کیا فہم کیا؟  
 اس کے سوا کیا فہم ہو سکتا ہے کہ محمدؐ اور

صلعم کی ذات، انسانی کمالات اور صفات حسنہ کا ایک  
 کامل مجموعہ تھی، اور یہ سب انہی کی جماعت کی نیکیاں  
 اور جلوہ آریاں تھیں، جو کبھی صدیق و عاشق ہو کر  
 چمکتی تھیں کبھی ذی النورینؐ اور متقی ہو کر نمایاں  
 ہوتی تھیں۔ کبھی غلام اور ابو عبد اللہؓ اور ابو قحافہؓ  
 ہو کر مسکین و غریب میں نظر آتی تھیں، کبھی ابن  
 عباسؓ اور ابی بن کعبؓ ذی الدین ثابتؓ اور عبد اللہؓ  
 بن مسعودؓ کی صورت میں علم و فن کی درس گاہ اور  
 عقل و حکمت کا دبستان بن جاتی تھیں۔ اور کبھی بلالؓ  
 و مصعبؓ اور عمارؓ حبیبؓ کی امتحان گاہوں میں تسلی کی  
 روح اور تکیں کا پیام بن جاتی تھیں۔ گھر یا  
 محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک آفتاب عالمیاب  
 تھا جس سے اونچے پہاڑ، ریتیلے میدان بہتر نہیں  
 سبز نکلتے اپنی اپنی صلاحیت اور استعداد کے  
 مطابق تابش اور نور حاصل کرتے تھے۔ یا اب

## ہمارے ہاں

گڑ، شکر، کھانڈ، گندم، جوار  
سرسوں و دیگر ہر قسم کی زرعی اجناس

— دستیاب ہیں —  
خوید و فروخت کرتے وقت  
میں خدمت کا موقع دیں

پروپرائیٹر، رانا محمد رفیق، محمد شریف کیشن ایجنٹس  
غلام منشی ہارون آباد

## اللہ شافعی

روزانہ صبح ۸ بجے غریب و مفیروں کا

## علاج مُفت

ذہن، کالی کھانی، تجریم، خارش، اعصابی کوفی

الحاج قحطی حکیم قحطی طیب باہر ارض دیرینہ

۶۵۵۶۶ روڈ لاہور

## الامین

یہاں پر پلاسٹک کین سے  
کرسیات بنی جاتی ہیں

محمد امین بھٹی، انصاریہ الدین روڈ اسلام پورہ

ہمارے ہاں ہر قسم کی —

## زرعی اجناس

گڑ، شکر، چنا، جوار، گندم، سرسوں، کپاس کی تسلی بخش  
خرید و فروخت کے لیے ہماری خدمات سے استفادہ کریں  
میاں نوکر الدین اینڈ ٹیکنیکی کمپنیشن ایجنٹس  
غلام منشی ہارون آباد

## جَمِعیۃُ علماِ اسلام پُشتا

ایک دینی، سیاسی ملک گیر جماعت ہے۔ اختلافِ نام کے ساتھ  
آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ سعادت سے اب تک ہر دور میں اس نے اسلام  
کی بھرپور ترجمانی کی ہے، ہر زمانہ میں وقت کے سامراج کے ساتھ فحشمت  
میں آمریت کے تابوت میں کیل نصب کی۔ یہی جماعت ہے جس کے قول و  
عمل میں مطابقت کا زندہ ثبوت صوبہ سرحد کے سابق درویش وزیر اعلیٰ مولانا  
مفتی محمد رفیع نے اپنے دورِ وزارت میں مہیا کر دیا ہے۔ !!

آئیے  
مل کر اسلام کی بالادستی اور آمریت کے خاتمہ کی  
جدوجہد میں جمعیۃ علماِ اسلام کو ہر ممکن تعاون کا یقین

جمعیۃ علماِ اسلام قائم پورہ سہاؤ پورہ

ولا کر دینِ ملت کی خدمت  
کا فرض انجام دیں —

باباں تھا، جو بیٹا اور جنگل میدان اور کھیت رگھتان  
اور باغ ہر جگہ برستا تھا، ہر جگہ اپنی اپنی استعداد  
کے مطابق سیراب ہو رہا تھا۔ اور ہر قسم قسم کے درخت  
اور درنکار رنگ پھول اور پتے ہم رہتے تھے۔ اور  
اگ رہتے تھے۔ ان ترنگیوں کے ساتھ اور اس  
اختلافِ استعداد کے باوجود ایک چیز تھی جو مشترک  
طور سے سب میں نمایاں تھی، وہ ایک جلی حق جو سب  
میں گوند رہی تھی۔ ایک روح تھی جو سب میں تڑپ  
رہی تھی، وہ بادشاہ ہو یا گدا، امیر ہو یا غریب،  
حاکم ہو یا محکوم، تاجی ہو یا گواہ، افسر ہو یا سپاہی  
استاد ہو یا شاگرد، عابد و زاہد ہو یا کاروباری  
خانہ ہو یا شاہید کا لڑا، اخلاص کی رو، قربانی  
کا دلولہ، خلق کی ہدایت اور رہنمائی کا جذبہ، وہ جو  
کچھ بھی ہوں یہاں بھی ہوں، جو بھی کر رہے ہوں یہ  
قیضانی حق سب میں یکساں اور برابر تھا۔ طاہر و  
مکنتوں اور منافقوں کا اختلاف تھا۔ مگر خدا ایک تھا  
قرآن ایک تھا، رسول ایک تھا۔ قبلہ ایک تھا، برگ  
ہر راہ ہر کام سے مقصود دنیائے دوستی خلق  
کا ہمدردی خدا کے نام کی اوسچائ اور حق کی ترقی  
تھی۔ اور اس کے سوا کوئی چیز ان کے پیش نظر  
تھی۔

خسدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جامع شخصیت کے  
سوا اس کا کوئی آخری اور دائمی اور عالمگیر رہنمائی  
ہو سکتا۔ اس لیے اعلان فرمایا ان کنتم تمیذون اللہ  
تاتونونی بحکمہ اللہ اگر تم کو خدا کا جنت کا دعوئی ہے  
تو آؤ میری پیروی کرو اگر تم بادشاہ ہو تو میری  
اگر تم اگر تم رعایا ہو تو میری پیروی کرو۔ اگر تم پلا  
ہو یا سپاہی ہو تو میری پیروی کرو۔ اگر تم استاد اور  
معلم ہو تو میری پیروی کرو۔ اگر دولت مند ہو تو  
میری پیروی کرو۔ اگر تم غریب ہو تو میری پیروی کرو  
اگر تم یتیم اور مظلوم ہو تو میری پیروی کرو۔ اگر تم  
خدا کے عابد ہو تو میری پیروی کرو اگر تم قوم کے  
خادم ہو تو میری پیروی کرو غرض جس نیک راہ پر  
بھی ہو اور اس کے لیے بند سے بند اور عہد سے  
عہد نمود چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔

اللہم صل علیہ وسلم علی آلہ و اصحابہ اجمعین



# مولانا مفتی محمود کے مجاہدانہ کارنامے

## علماء حق کا عظیم کارنامہ

تحریر: - نعیم علی شاہ

### احترام رمضان کا آرڈی نس

تقریباً پاکستان میں احترام رمضان ختم ہو چکا ہے۔ پاکستان کے حکمران خود روزہ خوری کے مترتب ہوتے ہیں۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ تفکیر آئین کے لئے اسلام آباد میں رمضان کے مہینہ پر حزب اقتدار کے وزراء اور ممبروں کی الگ نشستوں کا اہتمام کیا گیا۔

حضرت مفتی صاحب نے احترام رمضان کا آرڈی نس نافذ کر کے ربی صدی کی پاکستانی تاریخ میں ایک نئے روشن باب کا اضافہ کیا۔ غلط ورزی کرنے والے کو ایک ہزار روپیہ جرمانہ اور دو ماہ قید کا حکم دیا گیا۔

### جہیز پر پابندی

مفتی صاحب نے جہاں اور برائیوں کا نفع نفع کیا۔ وہاں جہیز آرڈی نس نافذ کر کے لوگوں کو دسم بد سے نجات دلائی۔

### اردو کو سرکاری زبان قرار دیا

مولانا مفتی محمود نے اردو کو ممبر سرمد کی سرکاری زبان قرار دے کر آج تک اس زبان کے ساتھ ہونے والے ظالمانہ سلوک کی تلافی کی۔

### سرکاری لباس

انگریزوں سے نجات حاصل کرنے کا مطلب یہ تھا کہ ہم انگریزی تہذیب کو بھی دلیں نکال دیں لیکن اقتدار پر قابض حکمران ذہنی غلامی کا شکار ہونے کی وجہ سے انگریزی تہذیب کو اپنانے میں فرعونوں کی طرح

اعظم ہی میرے موبے میں آجائے تو شراب پینے کے لئے ان کو واپس پنجاب جانا ہو گا۔

وہ دنیا کے شہنشاہوں کو خاطر میں نہیں لاتا محمد کی غلامی سے ہودل محمد توبہ

### اسلامی تعلیم کے اجرا

کمی قوم اور ملک کی ترقی کا اندازہ وہاں کی تعلیم کی شرح سے لگایا جاتا ہے۔ بد قسمتی سے ہمارے ملک میں انگریزوں کے غلاموں نے انگریز کی مرتب کردہ تعلیم کو ترویج دیا۔ حضرت مفتی صاحب نے نئی نسل کو اسلامی افکار و نظریات سے وابستہ کرنے اور صحیح مسلمان بنانے کے لئے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں قرآن پاک کا ناظرہ پڑھا ہوا ہونا ضروری اور نفاذ ہا تر ترجمہ یاد کرنا لازمی قرار دے دیا۔

موبہ سرمد کے سارے سکولوں میں قرآنی تعلیم کے لئے علوم اسلامیہ کے ماہر اساتذہ اور قراء کا انتظام کیا۔ آپ کے اس فیصلے نے موبہ سرمد کی اعلیٰ تعلیم گاہوں میں اسلامی اور دینی ماحول پیدا کر دیا۔ گلستان دہر میں موبہ غامی ہے تیری باغبان جس پر ہے (نازاں) وہ گلستان کو

### سود کی بندش

مفتی صاحب نے ملکی معیشت کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے کے لئے موبہ سرمد میں تقادی قرضوں پر بندش کی یہ ملک کو کھسوت سے بچانے کے لئے پہلا قدم تھا۔

فاز نروں کو بنایا تو نے رنگ گلستان تازگی بخشی دلوں کو جس نے وہ باران ہے تو

جس نے!

آزادی وطن کے لئے فیصلہ کن جنگ لڑی اور بالاکوٹ اور بلی شالی وغیرہ کے محاذوں پر علم انقلاب بلند کرنے کے ساتھ ساتھ کالا پانی ٹاٹ اور وطن کی جیلوں کو آباد کیا۔

دینی علوم اور روایات کا تحفظ کر کے برصغیر کو سپین بنانے سے بچایا۔

قرآن کریم حدیث رسول منظمیت صحابہ فہم نبوت اور ملت اسلامیہ کے اجتماعی عقائد کے خلاف فتنوں کا جراثیم مٹانے کا مقابلہ کر کے دین حق کی حفاظت کی۔

پاکستان میں سامراجی نظام کے خاتمہ اور سامراجی سازشوں کی پیچ کٹی کے لئے تاریخ ساز میدان و جد کی۔

آج وہی کارواں صدیقی دوفا پاکستان میں اسلام کے عادلانہ نظام کے مکمل نفاذ کی فیصلہ کن جد میدان میں مصروف ہے۔

اس قافلہ حق و صداقت کے نظم سالار مفتی اعظم مولانا مفتی محمود نے موبہ سرمد میں وزارت اعلیٰ کے مختصر دور میں۔

### شراب پر پابندی

شراب پر پابندی لگا کر اس دور کی یاد تازہ کر دی جب تقریباً چودہ سو برس قبل عین انسانیت نے مکمل خداوندی کے مطابق شراب کی حرمت کا اعلان کر دیا اور صحابہ کرام کے مدینہ منورہ کی گلیوں میں شراب بہا دینے کی تاریخ پلٹا اور اور کو باٹ میں دہرائی جا رہی تھی۔ آپ نے اعلان کر دیا تھا کہ اگر پاکستان کا ذیبر

ہیں۔

مولانا مفتی محمود صاحب نے شلوار اور قمیض کو سرکاری لباس قرار دیتے ہوئے تمام گزٹڈ، نان گزٹڈ آفیسرز کے لئے دفتری اوقات میں شلوار اور قمیض پہننے کا حکم دیا گیا۔

پھینک کر گردن سے باطل کی غلامی کا جوا حریت کے گیت گانا شان ہے ایمان کی

### خواتین کیلئے پردہ

قائد اسلامی انقلاب مولانا مفتی محمود صاحب نے معاشرہ میں بڑھتی ہوئی فحاشی مریائی اور بے راہ روی کے مکمل انکسار کے لئے خواتین کے لئے پردے کو لازمی قرار دے کر معاشرہ کو صحیح اسلامی خطوط پر چلانے کا لازوال کارنامہ سرانجام دیا۔

### اسلامی قوانین کے نفاذ کا بورڈ

پاکستان کا مقصد تخلیق اسلامی نظام کا نفاذ تھا چنانچہ حضرت مفتی اعظم کے اس عمل سے ان شہیدوں کی روحیں بھوم اٹھی۔ جنہوں نے اس ملک میں اسلامی نظام کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لئے سب کچھ قربان کر دیا تھا۔

مفتی صاحب نے مرکز کے دباؤ کے باوجود دوسرے قوانین کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے کے لئے مابری علوم اسلامیہ پر مشتمل ایک بورڈ قائم کیا اور سب سے پہلے جمعیت علماء اسلام کے اس دیرینہ مقصد کو پورا کرنے کے لئے عملی اقدام کیا۔

نظام کفر و باطل کو گورا کر نہیں سکتا وہ جس کے سامنے اسلام کا پتھر ہوتا ہے

### قمار بازی کا خاتمہ

قمار بازی اور جوئے کی لعنت عملی اقدام سے فوراً ختم کر دی۔

### جمعہ کی تعطیل

مرکزی حکومت سے جمعہ کی تعطیل کی سفارش کر دی۔ جس کے بعد یہ مطالبہ ملک گیر مطالبہ بن گیا اور قوم کی اس آواز کے سامنے بالآخر حکومت کو ہٹنا پڑا۔

### شہری آزادیاں

مفتی صاحب کی اس سارٹھے نو ماہ کی حکومت کے دوران پورے صوبہ سرحد میں کسی جگہ ایک منٹ کے لئے بھی دفعہ ۴۴ کا نفاذ نہیں کیا گیا۔

### تعلیمی وظائف

مفتی صاحب نے غریب طلبہ کے لئے ۲۳۰۰۰ روپے کے وظائف دیتے۔ سرحد میں تعلیم عام کرنے کے لئے سینکڑوں تعلیمی ادارے کھولے۔ کاتھون سے لے کر لہجنا بھی آتا ہے یہیں لیکن کاتھون کو گلستان کے آداب سکھانے ہیں

### مساوات محمدی کا نمونہ

مفتی صاحب کی وزارت مساوات محمدی کا ایک ایسا نمونہ تھا جس میں خلافت راشدہ کی جھلک دیکھی جاسکتی تھی۔

مفتی صاحب نے اپنے عہدہ کی تنخواہ نہ لینے کا اعلان کر کے قومی قیادت میں ایک خوش آئند کارنامے کا اضافہ کیا۔ اور باقی وزراء کو بھی پنجاب سندھ کے وزراء سے نصف تنخواہ ملتی تھی۔

مفتی صاحب نے وزیر اعلیٰ کے لئے حاصل شدہ ہنگامہ حسن کا مابانہ کرایہ پندرہ ہزار اور دیکھ بھال پر ایک ہزار روپے سمجھتے تھے۔ لینے سے انکار کر دیا تھا۔ کیونکہ اسلام اسراف کو منکر کرتا ہے۔

مفتی صاحب کی وزیر اعلیٰ بننے سے قبل جو وضع قطع تھی۔ بعد میں بھی وہی سادگی و فقر و استغناء اور ودیشی رہی اور اس طرح آپ کے قول و فعل میں تضاد نہیں پایا گیا۔

ہندو خوف ہو لیکن زبان ہندو کی رفیق یہی رہا ہے ازل سے قلندر کا طریق حضرت مفتی صاحب کی حکومت میں گورنر وزیر اعلیٰ اور ڈپٹی گورنر ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھاتے تھے۔

### ترقیاتی ادارے

- ۱۔ پشاور میں خزانہ شوگر ملز کا قیام۔
- ۲۔ کوہاٹ میں سینٹ کا کارخانہ۔

- ۳۔ سوات میں سوتی کپڑے کا کارخانہ
- ۴۔ کیساوی کھاد کا کارخانہ۔
- ۵۔ فولاد کا کارخانہ۔

۶۔ سوڈائش کا کارخانہ۔

۷۔ کان سوات، چترال، دیڑ کوہستان میں بجلی پی۔

۸۔ کان کنی۔

۹۔ آب پاشی کا نظام۔

۱۰۔ چشمہ رانٹ بنک کینال جس کے قیام سے سارا سرحد غلہ کا خود کفیل ہوتا تھا۔ لیکن موجودہ حکومت نے منسوخ کر دیا۔

۱۱۔ سپور کینال۔

۱۲۔ کوٹ ادو سے ڈیرہ کو بجلی کا انتظام کیا اور بہت سی زرعی اصلاحات کی۔

وطن کے ذرے ذرے کو بھر کا خون دیدے کر درخشاں صورت انجم بنانے کا ارادہ ہے یہ ہے حضرت مفتی صاحب کے سارٹھے نو ماہ دور حکومت کے مجاہدانہ کارنامے جس نے اسلامی نظام اور ملکی اخوت کے ساتھ ملی محبت و وابستگی کا ثبوت دیا۔

رکھ دیا ہے موڑ کر منہ کفر کے طوفان کا کر دیا دنیا میں روشن نام پاکستان کا

### آئیے!

اس کارواں کے ساتھ شریک ہو جائے جس کی منزل اور جس کا منشا اس ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کا قیام ہے۔

### ہارون آباد میں زرعی اجناس

گڑ شک، کھانڈ، کپاس، گندم جوار، مونگ پھلی، سرسوں کی خرید و فروخت میں ہمارے خدمات سلسلے

اسامیل برادرز کمیشن ایجنٹس

خلہ منڈی ہارون آباد فون ۷۸۹

# جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان قومی اتحاد کے ساتھ

## ہم مفتی صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں

میاں محمد عارف - محمد فاروق قریشی

مرتب کریں اور معروف عمل ہو جائیں۔

جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے صدر اور ناظم عمومی نے پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ حضرت مفتی محمود صاحب کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے اور ان کو اس عظیم اتحاد پر مبارکباد پیش کی ہے اور انہوں نے حضرت مفتی صاحب کی فراست پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اللہ اللہ حضرت مفتی صاحب کی فراست اور غلوں اور دیگر راہنماؤں کی لگن اور محنت اس امر سے قوم کو نجات دلانے گی۔

مرکزی ناظم عمومی نے جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے تمام کارکنوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ حالات کے تقاضوں کو پورا کریں اور مخصوص معلقوں میں طاعتی الیکشن لڑ رہے ہیں۔ وہاں پر کام کی اہمیت کو فراموش نہ کیا جائے اور مقدور جہد و کوشش جاری رکھیں۔ مرکزی دفتر سے ہر صورت میں رابطہ قائم رکھیں۔ اپنی ضرورت اور پروگرام سے مطلع کرتے رہیں۔

### مردان

مردان گذشتہ روز جمعیتہ طلباء اسلام ضلع مردان کا مجلس عمومی کا اجلاس زیر صدارت ولی الرحمن منعقد ہوا۔ اجلاس میں ضلع بھر کے تقریباً ۳۰ لالچ و عربہ مدارس کے طلباء نے شرکت کی۔ اجلاس سے صاحبزادہ فضل الرحمن صوفی محمد کریم اور مولوی فیض گل اور مولانا ولی الرحمن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہر جماعت

جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے ناظم عمومی محمد فاروق قریشی نے کہا ہے کہ جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان ہر طرح پر قوم کے مفادات کی تحفظ ہی ہے۔ تحریک جمہوریت میں جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے جیالوں نے پاکستان اور خصوصاً لاہور میں اپنی قربانیوں کے بے مثال نقوش چھوڑے ہیں کہ ان کی نظیر پیش نہیں کی جاسکتی۔ اسی طرح تحریک تحفظ ختم نبوت کے عزم پر جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے کارکنان قریب قریب اور کوچہ کوچہ گئے اور قوم کو قادیانی دجل و فریب سے آگاہ کیا۔ اس سلسلے میں انہوں نے عقیدہ بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ لیکن ان کے قدم وہ جتن سے نہیں ڈگمگاتے۔ کیونکہ جن علماء کرام کی قیادت و رہنمائی جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کو حاصل ہے۔ ان کی تاریخ اسی قسم کے عظیم کارناموں سے آٹی پڑی ہے۔ ماضی قریب میں جب حکومت نے دہائی مسابہ پر ناروا پابندیوں کا سلسلہ شروع کیا تو بھی جمعیتہ طلباء اسلام کسی سے پیچھے نہیں رہی اور اپنا فرض پورا کیا۔

آج بھی پاکستانی قوم ایک استحصائی نظام اور شخصی آمریت کے شکنجے میں کسی ہوئی ہے تو قوم کے راہنمایان کرام نے اپنے تمام اختلافات ختم کرتے ہوئے ایک عظیم مقصد کے لئے پاکستان قومی اتحاد کی تشکیل کی ہے تو جمعیتہ طلباء اسلام اس مرحلہ میں بھی راہنمایان قوم کی قیادت میں اقتدار کے سورج کو غروب کرنے کے لئے شبانہ روز جدوجہد کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں مرکزی صدوریاں محمد عارف نے تمام صوبائی جماعتوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ صوبائی سطح پر جماعتی اجلاس منعقد کر کے طریق کار

کی مقبولیت کا دلدار اعلیٰ پروگرام نظم و ضبط جماعتی لوگوں کے اچھے کردار اور چال چلن پر ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ طلباء کو اپنی تہذیبی اقدار قدرتی روایات کا عملی نمونہ پیش کرنا چاہیے۔

انہوں نے کہا کہ طلباء ہر عوامی معلقوں میں جا کر جذبہ حب الوطنی پیدا کرنے اور ملکی استحکام و سالمیت کے لئے کام کرنے کے لئے بیدار رہیں پیدا کریں۔ اور عوام کو سبق سکھائیں کہ وطن کی محبت نصف ایمان ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی نظام تعلیم کا نفاذ جمعیتہ طلباء اسلام کا نصب العین ہے۔ آخر میں اجلاس میں چند قرار دادیں پاس ہوئیں۔

- ۱۔ ملک سے وفد ۱۴/۱۲ رہائی جائے۔ اور سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائے۔
- ۲۔ یہ اجلاس مولانا عبدالرحمن ایم ای اے کی والدہ مرحومہ کی موت پر اظہار غم اور دعائے مغفرت کرتا ہے۔
- ۳۔ اسلامی نظام کا نفاذ کیا جائے۔ اور لارڈ میکالے کا مرتب کردہ نظام تعلیم کو فوراً ختم کیا جائے۔
- ۴۔ تمام دینی مدارس کے سند کو بی اے کا درجہ دیا جائے۔

- ۵۔ مردان کالج کے طلباء پر مین فائرنگ کی عدالتی کاروائی اور تحقیقات کا فیصلہ سنایا جائے۔ اور مندرجات واپس لئے جائیں۔
- ۶۔ پشاور یونیورسٹی اور بنی سرکاری ادارہ ایڈورڈ کالج میں جمعی کی تعطیل کے بارے میں پشاور



یونیورسٹی کے جرنل سیکرٹری جاوید پراچہ کی کوششوں کو سراہتے ہوئے۔ مبارکباد پیش کرتا ہے۔

## حکومت کے غلط اقدام کی پرزور مذمت

جمعیت طلباء اسلام جھنگ شہر کا اجلاس مورخہ ۷ جنوری ۱۹۷۱ء کو منعقد ہوا۔ جس میں مطالبہ کیا گیا کہ مفتی عبدالعلیم صاحب کے خلاف مقدمہ درج کرنے کے بعد ان کو گرفتار کرنے کی کوشش کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسی علیحدہ الطبع اور شریعت النفس شخصیت کے خلاف فوراً مقدمہ خارج کیا جائے۔

## وادئ کشمیر سے

جمعیت طلباء اسلام آزاد جموں کشمیر کے رہنما چوہدری طارق سعید نے مطالبہ کیا ہے کہ آزاد کشمیر کے مفتوں کو پورے پورے اختیارات دیئے جائیں۔ ان کو پوری طاقت کا اختیار دیا جائے۔ کسی عدالت کو شرعی فیصلے کے خلاف اپیل کا حق نہ دیا جائے۔ یہ اسلام کی توہین ہے۔ ہم اس کو کسی صورت میں برداشت نہیں کریں گے۔

انہوں نے کہا کہ ہم اپوزیشن کی ڈٹ مگر حمایت کریں گے۔ سیاسی رہنماؤں کو برا کیا جائے۔ ورنہ جھوٹا حکومت ختم ہو کر رہ جائے گی۔

## کوئٹہ

ہم اراکین جمعیت طلباء اسلام و جمعیت علماء اسلام پونٹ مدرسہ سوریہ امرتسری تجوید القرآن سرکی روڈ کوئٹہ اپنے ہر وفد نے قائد مجاہد ملت مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کو مرکزی قومی فاؤنڈیشن کے منتخب ہونے پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کی قیادت پر مکمل اعتماد کرتے ہیں۔

منجانب اراکین جمعیت طلباء اسلام پونٹ مدرسہ پٹارہ۔

(مرسل) بذمہ قادری مولوی محمد اسلم حقانی مدرسہ سوریہ مدرسہ ذرا کوئٹہ۔

سرپرست جمعیت طلباء اسلام پونٹ مدرسہ پٹارہ۔

## خیبر پور

گذشتہ دنوں جمعیت طلباء اسلام ضلع خیبر پور کے کارکنوں کا عظیم اجتماع ہوا۔ جس میں خیبر پور پیر گڑھ پریالو ٹھیکری اور کولاب جیل کے کارکنوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

اجلاس کی پہلی نشست کی صدارت جناب صاحبزادہ سید سراج احمد شاہ اردوٹی نے فرمائی۔ اجلاس میں تعارف ہوا۔

دوسری نشست کی صدارت حضرت مولانا عبدالہادی نائب صدر جمعیت علماء اسلام ضلع خیبر پور نے فرمائی۔ اس نشست میں تمام شاعروں نے رپورٹیں پیش کیں اور ضلعی رپورٹیں اور تنظیمی ہدایت ٹوٹ کرانی گئیں۔ آخری نشست میں صوبائی صدر کی ٹیم کی میں درج ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

صدر..... جناب عبداللہ شیخ

نائب صدر..... عبدالحمید جوینیہ

ناظم اعلیٰ..... احمد ندھی

ناظم..... احمد حسن عباسی

ناظم نشریات..... عبدالرزاق مبین

ناظم مالیات..... فضل اللہ

اجلاس سے حضرت مولانا عبدالہادی صاحب اور حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب نے خطاب فرمایا۔

## گوچر نوالہ

جمعیت طلباء اسلام گوچر نوالہ مدرسہ سوریہ کے طلباء کا مشترکہ اجلاس مدرسہ نصرت العلوم کے دیپ ہال میں بذمہ صدارت قادری ندیم احمد فاروقی منعقد ہوا۔ جب کہ مہمان خصوصی مولانا عبدالغفار صاحب تھے۔ اجلاس کا آغاز قادری محمد عقیل قریشی نے تلاوت کلام پاک کیا۔

اس اجلاس میں گوچر نوالہ کے سات مدارس سوریہ کے طلباء نے شرکت کی۔ اور ان مدارس کے طلباء نے تقاریریں فرمائیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ جناب سخی داؤد بے خوا

۲۔ محمد منیع قاسمی انوار العلوم

۳۔ قادری محمد شریف ایرانی

۴۔ قادری فرید الدین مدرسہ اشرف العلوم

۵۔ ۶۔ محمد اسلم عبدالحمید مدرسہ رحمانیہ گونڈہ گڑھ

۷۔ فیض الباری۔ ۸۔ مہدی احمد

۹۔ ملک عبدالواحد۔ ۱۰۔ عبدالرحمن خان بشیر

۱۱۔ معین الدین مدرسہ نصرت العلوم

انصار الاسلام کی طرف سے جناب خالد عثمانی شیخ عبدالنثار۔

۱۲۔ جناب اختر سزیر مدرسہ امداد اسلام

۱۳۔ طالب حسین نصرت القرآن

۱۴۔ عبدالحمید نعمانی اشرف العلوم اور محمد سعید

ثاقب نے تلاوت کلام پاک اور نظائیں پیش کیں۔

اجلاس کے آخر میں چند قراردادیں پیش کی گئیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مدارس سوریہ کے طلباء کا یہ مشترکہ اجلاس

قائد حزب اختلاف مدرسہ اسلام مولانا مفتی

محمود صاحب اور دوسرے قائدین کو قرآنی نظام

کے نفاذ کی خاطر ایکشن میں حصہ لینے کے

فیصلے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے اور

اپوزیشن اتحاد کو فروغ بخشنے میں پیش کرتا ہے۔ اور

حضرت مفتی صاحب کو یقین دلاتا ہے کہ

مدارس سوریہ کے طلباء قرآنی نظام کے نفاذ

کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے

تیار ہیں۔

۲۔ یہ اجلاس جمعیت طلباء اسلام کے اجلاس

میں پولیس مداخلت کی سخت مذمت کرتا ہے

۳۔ یہ اجلاس حکومت وقت سے مطالبہ کرتا

ہے کہ ملک میں فحاشی سربانی قتل و غارت

کو بند کر کے مکمل اسلامی نظام نافذ کیا جائے۔

نیز محمد جیسے مقدس دن کو غلام تبدیل کرنے کا

سلسلہ بند کیا جائے۔

۴۔ یہ اجلاس مولانا قاضی مظہر حسین اور انکے

صاحبزادے ظہور حسین اور دیگر علماء کرام کی

گرفتاریوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے ان

کو فوری رہا کیا جائے۔

نیز مطالبہ کرتا ہے کہ ایک طرف کاروائی کو

ختم کر کے سنی مطالبات تسلیم کئے جائیں۔

یہ علامہ اقبال کا سال ہے۔ اس سلسلے میں جمعیتہ طلباء اسلام  
صادق آباد کا شائع کردہ کتابچہ

## علامہ اقبال اور مولانا مدنی

کافیہ نظر اور مسئلہ قومیت دو بار قلم بویا گیا ہے۔ اس سے نکل آگاہی کے لیے آج ہی اسے پڑھیے قیمت ۱/۵

دفتر جمعیتہ طلباء اسلام چوک افراطی آباد ضلع رحیم یار خان

## پارچہ جات

### حاکم مرکز

ریشمی سوئی، ادنی، خوش رنگ

خوب صورت اور بارعایت  
پارچہ جات خریدنے کے تشریف لائیں

نذر محمد عبدالرشید کلاتھ مارکیٹ صادق آباد  
ضلع رحیم یار خان

## پارچہ جات

خریدنے کے لیے ہمیں  
خدمت کا موقع دیں

محمد سرور دیوبند کلاتھ مارکیٹ  
صادق آباد ضلع رحیم یار خان

ہر قسم کی دیدہ زیب خوب صورت، ریشمی وایج اور پائیدار

## کلاک

نیز گھڑیوں کی مرمت تسلی بخش کی جاتی ہے۔

سید محمد علی مدینہ وایج کمپنی، شاہی بازار بہاولپور

## جمعیتہ علماء اسلام پاکستان

جابرانہ نظام کے خاتمہ کے لیے، جمہوری نظام کی بحالی کے لیے، اسلامی نظام کے نفاذ  
کے لیے جدوجہد کر رہی ہے۔ مفتی محمود مدظلہ نے جو قومی محاذ کی تشکیل کے لیے کردار  
سراجام دیا ہے اس پر ہر تہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ آپ بھی مفتی محمود صاحب سے تعاون کریں

فیض اللہ خان سالار علی جمعیتہ علماء اسلام رحیم یار خان۔

## سینمٹ اور کھاد کے

خصوصی کیلے ہمیشہ

جو نیمہ ٹریڈرز میں بازار منڈی

حاصل پور کو یاد رکھیں



## فرنیچرز کارپوریشن

کھیلوں کے سامان گارنر

انٹرنیشنل ایجنٹس نفیس پائلٹ  
سلاخی مشین وغیرہ  
بک سیلرز، سٹیشنرز۔

سکول بازار صادق آباد

## بارعایت

## پارچہ جات

### حاکم مرکز

ہر قسم کے سوئی ادنی ریشمی پارچہ جات

بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔

پروپرائٹر: محمد صادق، محمد اقبال صوفی  
کلاتھ مارکیٹ، صادق آباد ضلع رحیم یار خان